عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۲۷ ذیقعد تا ۴ ذوالحج ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۷ مارچ تا ۲ اپریل ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۴۴

اصغر علی گھرال کے جواب میں

...اور پاکستان کی نیک نامی کب ہوئی؟

وزیر اعظم پاکستان کے نام وکیلِ ختم نبوّت کا کھلا خط

مسئلہ ختمِ نبوّت

علامہ دوست محمد قریشیؒ کی ایک یادگار تحریر

نابالغ بچوں اور دماغی توازن کھو بیٹھنے والوں کے حج کا طریقہ

قیمت: ۵ روپے

حج و عمرہ کے بعد بھی گناہوں سے نہ بچے تو گویا اس کا حج مقبول نہیں ہوا:

س.... میرے چار پاکستانی دوست ہیں جو کہ تبوک میں مقیم ہیں۔ حج اور عمرہ کرکے واپس آکر انہوں نے وی سی آر پر عریاں فلمیں دیکھی ہیں۔ اب ان کے لئے کیا حکم لاگو ہے؟ اب وہ پچھتا رہے ہیں۔ ان کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟

ج.... معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے صحیح معنوں میں حج و عمرہ نہیں کیا۔ بس گھوم پھر کر واپس آگئے ہیں۔ حج کے مقبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے، اور اس کا رخ خیر اور نیکی کی طرف بدل جائے۔ ان صاحبوں کو اپنے فعل سے توبہ کرنی چاہئے۔ فرائض کی پابندی اور محرمات سے پرہیز کرنا چاہئے، اگر سچی توبہ کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے قصور معاف فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے۔ (آمین)

حج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو کیا کریں:

س.... ایک صاحب حج سے پہلے عبادات میں زیادہ دلچسپی لیتا تھا لیکن اب اس کے برعکس ہے آپ سے معلوم کرنا ہے کہ حج کرنے میں کوئی فرق تو نہیں ہے کیا دوبارہ حج کے لئے جانا ضروری ہوگا؟

ج.... اگر پہلا حج صحیح ہوگیا تو دوبارہ کرنا ضروری نہیں۔ حج کے بعد اعمال پر سستی نہیں بلکہ چستی ہونی چاہئے۔

جمعہ کے دن حج اور عید کا ہونا سعادت ہے:

س.... اکثر ہمارے مسلمان بھائی پڑھے لکھے اور ان پڑھ پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن کا حج (حج اکبر ہوتا ہے) اور اس کا ثواب سات حجوں کے برابر ملتا ہے اور حکومتیں جمعہ کے دن کو حج نہیں ہونے دیتیں کیونکہ دو خطبے اکٹھے کرنے سے حکومت پر زوال آجاتا ہے اور یہی عقیدہ و یقین وہ عیدین کے بارے میں رکھتے ہیں اس کی شرعی تشریح فرمادیں۔

ج.... جمعہ کے حج کو "حج اکبر" کہنا تو عوام کی اصطلاح ہے البتہ معلم الحجاج میں طبرانی کی روایت نقل کی ہے کہ جمعہ کے دن کا حج ستر حجوں کی فضیلت رکھتا ہے۔ مجھے اس کی سند کی تحقیق نہیں اور یہ غلط ہے کہ حکومتیں جمعہ کے دن حج یا عید نہیں ہونے دیتیں متعدد بار جمعہ کا حج ہوا ہے جس کی سعادت بے شمار لوگوں کو حاصل ہوئی ہے۔ اور جمعہ کو عیدیں بھی ہوئی ہیں۔

حج کے دوران تصویر بنوانا:

س.... ایک شخص حج پر جاتا ہے۔ مناسک حج ادا کرتے وقت وہ اجرت دے کر ایک فوٹوگرافر سے تصویریں اترواتا ہے۔ مثلاً احرام باندھے ہوئے، قربانی کرتے وقت وغیرہ۔ تصویر اتروانا تو ویسے ہی ناجائز ہے لیکن حج کے دوران تصویر اتروانے سے حج کے ثواب میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

ج.... حج کے دوران گناہ کا کام کرنے سے حج کے ثواب میں ضرور خلل آئے گا۔ کیونکہ حدیث میں "حج مبرور" کی فضیلت آئی ہے اور "حج مبرور" وہ کہلاتا ہے جس میں گناہوں سے اجتناب کیا جائے، اگر حج میں کسی گناہ کا ارتکاب کیا جائے تو حج "حج مبرور" نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں اس طرح تصویریں کھنچوانا اس کا منشا تفاخر اور ریاکاری ہے کہ اپنے دوستوں کو دکھاتے پھریں گے اور ریاکاری سے اعمال کا ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔

حرم میں چھوڑے ہوئے جوتوں اور چپلوں کا شرعی حکم:

س.... حرم میں چپلوں اور جوتوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو عام طور پر تبدیل ہوجاتے ہیں؟ ایک بار اپنی ذاتی چپل پہن کر جانا اور تبدیل ہونے پر ہربار ایک نئی چپل پہن کر آنا جانا جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے جائز ہے؟

ج.... جن چپلوں کے بارے میں خیال ہو کہ مالک ان کو تلاش کرے گا ان کا پہننا صحیح نہیں اور جن کو اس خیال سے چھوڑ دیا گیا کہ خواہ کوئی پہن لے ان کا پہننا صحیح ہے۔ یوں بھی ان کو اٹھا کر ضائع کردیا جاتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۴۴ ۲۷ ذیقعد تا ۴ ذوالحج ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۷ مارچ تا ۲ اپریل ۱۹۹۸ء قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- ادار یہ ۴
- قادیانیت اور تحریف قرآن.....(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- مسئلہ ختم نبوت.........(علامہ دوست محمد قریشی) ۸
- وزیر اعظم پاکستان کے نام وکیل ختم نبوت کا کھلا خط (حشمت حبیب) ۱۳
- اصغر علی گھرال کے جواب میں "پاکستان کی نیک نامی کب ہوئی (مولانا عبدالباقی) ۱۴
- نابالغ بچوں اور دماغی توازن کھو بیٹھنے والوں کے حج کا طریقہ (ابو شفقت قریشی) ۱۹
- حج "اسلام کا بنیادی رکن......(مفتی محمد جمیل خان) ۲۲

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 / 737-8199.

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروا لیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۔ ۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ مزرطہ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید الاضحیٰ.......... جاں نثاران ختم نبوت کی ذمہ داریاں

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کی قربانیوں کی یاد کے دن قریب آرہے ہیں۔ عشاق بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ بیت اللہ شریف کی تجلیات لوٹنے کے لئے جوق در جوق مکہ مکرمہ کا رخ کررہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان حج کے جواب میں صدائے لبیک بلند کرنے کے لئے اپنی اپنی باری پر فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ دنیا کا ہر ایئرپورٹ پر عشاق کے مخصوص انداز میں اسلام کی عظمت کا اظہار کرتے نظر آرہے ہیں۔ جدہ ایئرپورٹ پر ایک ایک منٹ پر ہزاروں حجاج کرام کو لیکر ہوائی جہاز غوطہ زن ہورہے ہیں' جدہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ منورہ تک ہر طرف لبیک کی صدائیں بلند ہوتی نظر آرہی ہیں۔ شاعر کے بقول۔

"فضا میں لبیک کی صدائیں.........جو فرش تا عرش گونجتی ہیں۔"

غرض دنیا کے اس خطے میں اسلام کی عظمت اور شوکت کا منظر نظر آرہا ہے' اور دنیا کو پتہ چل رہا ہے کہ مسلمان زندہ ہیں اور اپنے مرکز روحانی کی طرف رواں دواں ہیں۔ جوں جوں وقت گزر رہا ہے' دین دشمنوں کی طرف سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے' اسی طرح مسلمانوں میں بھی جذبہ اسلامی مزید بیدار ہورہا ہے۔ اب جذبہ اسلامی کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اگلی صدی مسلمانوں کی ہے' مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ پوری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب سے بڑی قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لئے عید الاضحیٰ کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ مسلم ممالک میں تو اس سلسلے میں بڑی گہماگہمی ہے اور غیر مسلم ممالک کے مسلمان بھی اس فریضہ کے ادا کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ جن ممالک میں اجازت نہیں وہاں اجازت طلب کی جارہی ہے تاکہ مسلمان کسی طرح بھی اپنا فریضہ انجام دے دیں اس اعتبار سے بھی دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ چل رہا ہے۔ غرض عید الاضحیٰ کا مہینہ مسلمانوں کے ایمان و اسلام کا مہینہ ہے جس سے دنیا بھر کے مسلمان پورے اتر رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی اترتے رہیں گے۔

اس یادگار موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلقہ لوگوں اور جاں نثاران ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ وہ اپنی قربانی کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کا تسلسل برقرار رکھنے کے لئے قربانی کی کھالیں بھی جمع کرتے ہیں اور کراچی سے پشاور تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر اور بزرگ ایک ایک مسلمان کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیں تاکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام مدارس دینیہ کا کام چل سکے' اس سلسلے میں حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور دیگر تمام اکابر مسلمانوں سے خود اپیل کرتے ہیں۔ جب ہمارے اکابر علماء کرام عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اتنی عظیم قربانی دیتے ہیں تو جاں نثاران ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں تو اضافہ ہوجاتا ہے۔ ان کو اس عظیم خدمت کے لئے دن رات کی قربانی دینی چاہئے' ہم ان سطور کے ذریعہ اپنے تمام مخلصین و محسنین سے درخواست کریں گے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام بہت اہم ہے اس لئے اس کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے بھرپور محنت کی ضرورت ہے۔ تمام مسلمان اپنی قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں تک پہنچانے کی کوشش کریں کارکن نہ پہنچیں تو مراکز پر خود پہنچادیں۔ ایک ایک کارکن خود بھی اس کام میں مصروف ہو اور دوسرے ساتھیوں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر کام کرنے والے کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب طاہر القادری کی خدمت میں

جناب طاہر القادری صاحب نے عوامی اتحاد کے سربراہ بنتے ہی دینی معاملات میں جو آزادی شروع کی ہے اس نے ہر دیندار شخص کو تشویش میں مبتلا کردیا ہے۔ جناب طاہر القادری صاحب فرماتے ہیں کہ عورت کی سربراہی حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ اسی طرح بعض دیگر معاملات میں بھی انہوں نے رائے زنی شروع کی ہے' ہم طاہر القادری صاحب سے درخواست کریں گے کہ عورت کی حکمرانی جائز ہے یا نہیں یہ شرعی مسئلہ ہے اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ ان مسائل کو علمی مراکز میں چھیڑیں اخبارات کی زینت نہ بنائیں ورنہ علمی مسائل کا اخبارات میں چرچا ہونے لگا تو جو رہا سہا اعتماد اہل علم پر عوام کا ہے وہ بھی ختم ہوجائے گا۔ موجودہ صورت حال علماء کرام کی مزید بدنامی کا متحمل نہیں ہوسکتی کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ علماء کرام سے تنگ آکر ان کے خلاف جہاد شروع کردیں اور پاکستان میں بھی اہل علم کا حشر روس جیسا ہو' خدا وہ وقت نہ لائے۔ (آمین)

کابل کی عورتوں کے لئے پھول

گزشتہ دنوں پوری دنیا میں خواتین کا عالمی دن منایا گیا۔ اس دن دنیا بھر کی خواتین نے اپنے اپنے حقوق کی باتیں کیں اور کابل کی عورتوں کے لئے پھول کے تحفے بھیجے۔ یورپ کی عورتوں کے ذہن میں یہ تصور ہے کہ مسلمان عورتیں بہت مظلوم ہیں' ان کو گھروں سے نکلنے نہیں دیا جاتا' پردہ کرایا جاتا ہے' حالانکہ اگر حقیقت حال دیکھی جائے تو جو تحفظ مسلمان عورتوں کو حاصل ہے وہ دنیا کی کسی عورت کو نہیں۔ پیدا ہوتے ہی بیٹی کی حیثیت سے اس کو تحفظ دیا جاتا ہے' جوان ہوتے ہی بیوی کی حیثیت سے وہ انسان کی غیرت بن جاتی ہے اور بڑی ہوکر وہ ماں جیسی مقدس ہستی بن جاتی ہے اور اپنی جان و مال سے زیادہ قیمتی بن جاتی ہے۔ اس کی نافرمانی تو دور کی بات ہے اس کی زیادتی پر بھی اف کرنے کی اجازت نہیں۔ پھول بھیجنے والی عورتوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ یہ جعلی پھول عزت کے نہیں بلکہ ذلت کے پھول ہیں۔ ان پھولوں نے یورپ کی عورتوں کی عزت کو منہدم کردیا' ان کی نسلوں کو تباہ کردیا' آج یورپ کی عورت چاہتی ہے کہ مسلمان عورتیں بھی تباہ ہوجائیں اور بعض پاکستانی خواتین بھی ان کی ہاں میں ہاں ملارہی ہیں۔ یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ قابل قدر ہیں افغان عورتیں جنہوں نے ان عورتوں کے ان ذلت کے پھولوں کو ٹھکرادیا' انشاء اللہ مسلمان عورتیں دینی عظمت اور تقدس کو کسی صورت میں پامال ہونے نہیں دیں گی۔

مسلمانوں کے خلاف مسیحی پادری کی ہرزہ سرائی

اخباری اطلاعات کے مطابق سیالکوٹ کے علاقہ میں ۶۵ ہزار مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا بے بنیاد پروپیگنڈہ کرکے ناروے میں فنڈز اکٹھے کئے جارہے ہیں تاکہ "نئے مسیحی افراد کو انجیل اور دوسری کتب فراہم کرنے کو یقینی بنایا جاسکے۔" ناروے کے ایک مسیحی اخبار "روزنامہ ڈالن" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ ۹۶ء میں "شفائیہ عبادات" کے دوران ۶۵ ہزار مسلمانوں کو مسیحی بنایا گیا۔ اخبار نے پاسٹر مرقس فدا کی ان لوگوں کے لئے فنڈز فراہم کرتے ہوئے تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ یہ مسیحی رہنما ان دنوں پھر سیالکوٹ اور لاہور میں اجتماعات کررہے ہیں۔

پاکستان میں ۶۵ ہزار اہل اسلام کو دین مسیح میں داخل کرنے کا پروپیگنڈہ بالکل بے بنیاد اور گمراہ کن ہے' جس کا مقصد بعض لوگوں کی ذاتی تشہیر اور پھر اس کی بنا پر رقوم بٹورنا ہے۔ سیالکوٹ کے دینی حلقوں نے اس پر شدید احتجاج کیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو اس بے بنیاد پروپیگنڈہ کا نوٹس لینا چاہئے اور پادری مرقس فدا کی سرگرمیوں کی بھی چھان بین کی جانی چاہئے۔ پاکستان میں ان دنوں بعض غیر ملکی عیسائی تنظیمیں بڑی سرگرم ہیں۔ حکومت کو دیکھنا چاہئے کہ یہ لوگ ملک کے امن و امان اور سماجی ہم آہنگی کے منافی سرگرمیوں میں تو مصروف نہیں۔

پاکستان کی وزارت خارجہ کو ناروے کی وزارت خارجہ کے ساتھ یہ معاملہ اٹھانا چاہئے اور انہیں بتانا چاہئے کہ بعض لوگ مسلمانوں کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کرکے اور غلط اطلاعات ناروے کے پریس میں شائع کرا کے اقوام متحدہ کے اصولوں کی خلاف ورزی کررہے ہیں۔ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بھی متاثر ہوسکتے ہیں۔ حکومت کو اس معاملہ میں فوری اقدامات کرنے چاہئیں ورنہ دینی حلقے احتجاج پر مجبور ہوں گے۔

قسط نمبر۳

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیت اور تحریفِ قرآن

قادیانی احمد:

سورہ صف کی آیت **ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** (اور خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا' اس کا نام احمد ہے) اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس عظیم الشان رسول کی اپنے بعد تشریف آوری کی خوشخبری دی اور جس کا نام نامی "احمد" بتایا اس کا مصداق سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے (جب کہ یہ آیت نازل ہوئی) آج تک چودہ صدیوں میں مسلمانوں کے ایک متنفس کو بھی اس سے اختلاف نہیں۔ خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں (مشکوۃ ص ۵۱۳) آنحضرت ﷺ نے خود اپنے اسمائے گرامی محمد اور احمد ذکر فرمائے (مشکوۃ ص ۵۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسی بشارت کی بنا پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا و آخرت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب و تعلق سب لوگوں سے زیادہ حاصل ہے' اور یہ کہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں **انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والاخرة (قال القاری فی المرقات: ای اقربہم الیہ' لانہ بشر بان یاتی من بعدی........ ولیس بیننا نبی۔ متفق علیہ.........** مشکوۃ ص ۵۰۹) اسی آیت کی بنا پر اسلام کا عیسائیت کے مقابلہ میں چودہ صدیوں سے معرکہ قائم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے جس نبی کی آمد کی بشارت دی اور جس کا ذکر (تحریف کے باوجود) انجیل سے حذف نہیں کیا جاسکا ہے اس سے مراد اور رسول اللہ ﷺ ہیں' ان مختصر اشارات کے بعد اب قادیانی تحریف ملاحظہ فرمایئے:

"**مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** آیت مرقوم الصدر کے الفاظ میں مسیح نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیش گوئی کی ہے کہ میں ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا میرے بعد ہوگا۔ اس کا نام احمد ہے۔ پیش گوئی میں آنے والے رسول کا اسم احمد بتایا گیا ہے' جس کے مصداق آنحضرت ﷺ اس لئے نہیں ہوسکتے کہ قرآنی وحی میں کسی مقام سے آپ کا نام نامی احمد ثابت نہیں ہوتا' ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے' جیسا کہ آپ قبل از دعوائے نبوت محمد ﷺ کے نام سے مشہور تھے' اور ایسا ہی قرآنی وحی میں بھی بار بار آپ کا نام محمد ﷺ ہی بتایا گیا۔" (الفضل ۱۹ اگست ۱۹۱۸ء)

"اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام "احمد" ہے؟ میرا اپنا دعویٰ ہے' اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کردیا' بلکہ مسیح موعود علیہ السلام (جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے' اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نور دین صاحب) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں' چنانچہ ان کے درسوں کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) ہی ہیں۔" (انوار خلافت ص ۲۱ مصنفہ محمود احمد خلیفہ قادیان)

ایک جانب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی پوری امت ہے اور دوسری جانب قادیانی امت کے مسیح موعود' خلیفہ نور دین اور محمود احمد ہیں۔ یہ فیصلہ تو دنیا کے اہل عقل و فہم پر چھوڑتا ہوں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون سچا ہے؟ البتہ قادیانی محرف سے یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی "مراقی مسیحیت" کے لئے قرآن کی تحریف اگر ناگزیر تھی تو تحریف کرتے وقت ذہن و فکر کو مجتمع کرکے ذرا یہ تو سوچا ہوتا کہ:

الف۔ اگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آیت کا مصداق بننے کی محض اس لئے صلاحیت نہیں رکھتے (نقل کفر کفر نباشد) کہ آپ کا اسم گرامی "احمد" قرآن کی کسی آیت میں مذکور نہیں تو مرزا صاحب کا نام کس قرآن میں لکھا

ہے جس کی تلاوت فرماکر آپ نے یہ تمغہ بشارت انہیں عطا فرمادیا؟

ب- اور یہ کہ مرزا صاحب' جن کا نام والدین نے "غلام احمد" رکھا تھا اور جو بچپنے سے "سندھی" کے نام سے معروف تھے' انہوں نے اپنے آقا (احمد ﷺ) کی غلامی سے نجات حاصل کرکے بذات خود "اسمہ احمد" کا منصب کس منطق سے حاصل کرلیا؟ قادیانی امت کی عقل و دانش کی داد دیجئے کہ "احمد" (ﷺ) پر اسمہ احمد صادق نہیں آتا' لیکن آپ ﷺ کے پشتینی غلام "غلام احمد قادیانی" پر یہ نام صادق آتا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

ج- اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو بشارت میں یاتی من بعدی فرمایا تھا۔ یعنی جس کی آمد میرے بعد ہوگی' جس سے بعدیت متصلہ مراد ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تو آنحضرت ﷺ کی آمد ہوئی۔ اب اگر بقول قادیانی امت کے اس کا مصداق مرزا غلام احمد صاحب ہیں تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کیسے ہوئے؟ قادیانی امت مرزا صاحب کو نبی بنانے کے شوق میں آنحضرت ﷺ کو اس بشارت "اسمہ احمد" سے تو معزول کرچکی ہے' اب مرزا صاحب کی بعدیت کو ثابت کرنے کے لئے اگلا قدم یہ ہوگا کہ معاذاللہ آنحضرت ﷺ کو منصب نبوت سے ہٹاکر آپ ﷺ کے بروز (مرزا صاحب) کو اس پر فائز کیا جائے گا۔

الغرض "اسمہ احمد" کا مصداق آنحضرت ﷺ کے بجائے "غلام احمد" کو قرار دینا ایسی کھلی تحریف ہے جس سے یہود اور باطنیہ بھی سربجیب ہیں' اور جسے صاحب روح المعانی کے الفاظ میں "ضرب من الهذیان" کہا جاسکتا ہے۔ موصوف آیت زیربحث کے ذیل میں فرماتے ہیں :

وبشارته علیه السلام بنبینا صلی الله علیه وسلم مما نطق به القرآن المعجز' فانکار النصاری فالک ضرب من الهذیان (روح المعانی ص ۸۶ ج ۲۸)

ترجمہ: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمارے نبی ﷺ کی بشارت دینا ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ قرآن معجز ناطق ہے۔ لہٰذا نصاریٰ کی جانب سے اس کا انکار کیا جانا ایک قسم کا ہذیان ہے (مراقی ہذیان کہہ لیجئے..... ناقل)

تاہم قادیانی امت کو مایوس نہیں ہونا چاہئے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے "مسیح موعود" کو بھی "بشارت" سے محروم نہیں رکھا' حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ عظیم الشان بشارت' جو مرزا صاحب سے متعلق ہے "الفرقان" ربوہ' بابت فروری ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۴ سے پیش خدمت ہے:

اپنی آمد ثانی کے ذکر میں فرمایا:

"تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے (مثلاً" قادیان میں) تو نہ ماننا' کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی برپا ہوں گے۔ اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں۔" خط کشیدہ عبارت "الفرقان" میں نہیں' ہم نے بائبل سے اضافہ کی ہے۔ (متی ۲۴ تا ۲۵ کیتھولک بائبل)

"بہت سے جھوٹے نبی برپا ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے۔" (متی ۲۴/۱۱)

"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں۔" مثلاً بڑی معصومیت سے دعویٰ کرتے ہیں کہ میں مسیح ناصری کا مثیل بن کر آیا ہوں۔ مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں' تم انہیں پھلوں سے پہچان لوگے..... مثلاً" تعلی آمیز دعوے' مغلظات کا استعمال' چندے کے اشتہارات' بہشتی مقبرے کی فروخت' مرنے کے بعد "منارۃ المسیح" کی تکمیل' تمام انبیاء علیہم السلام کی تنقیص' صحابہ کرام کی تحقیر' علماء امت کی تجہیل' امت اسلامیہ کی تکفیر' اعداء اسلام کے لئے جاسوسی وغیرہ۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے "اے خداوند! اے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی؟" (کہ آپ کی آمد ثانی کا انکار کرکے خود "مسیح موعود" کہلائے)........ تب میں ان سے صاف کہوں گا کہ میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی۔ (تم یونہی جھوٹے دعوے ہانکتے رہے کہ ہماری روح کشفی حالت میں مسیح علیہ السلام سے ملی ہے' ہم نے ایک دوسرے کی مزاج پرسی کی ہے۔ مرزا صاحب نے اس نوعیت کے دعوے کئے ہیں جو ان کے مجموعہ الہامات و مکاشفات میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں)..... اے بدکارو! میرے سامنے سے چلے جاؤ (متی ۷/۱۵ تا ۲۳)' (یہ حوالہ الفرقان ربوہ نے کسی اندیشہ خاص کی بناپر ذکر نہیں کیا' اس کا اضافہ ہماری طرف سے قبول فرمایئے)....... اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آکر کہا کہ ہم کو بتاکہ یہ باتیں کب ہوں گی اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟' یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کردے' کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ (متی ۲۴/۳-۵) یہ پیش گوئی من و عن پوری ہوئی بیسیوں' کذاب مسیح کا لبادہ پہن کر آئے اور خلق خدا کو گمراہ کرکے چلتے بنے۔

الغرض جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بشارت کا تعلق ہے کہ میرے بعد ایک (اور صرف ایک) رسول آئے گا جس کا نام نامی احمد ہوگا' یہ تو ہمارے آقا سیدالمرسلین و خاتم

النبیین ﷺ کی تشریف آوری سے پوری ہو چکی ہے' اس کے بعد نہ کسی "احمد" کی گنجائش ہے نہ "غلام احمد" کی۔ قادیانی امت اگر اس روائے بشارت کو آنحضرت ﷺ سے چھین کر کسی "غلام" کے حوالے کرے گی تو تحریف قرآن اور سرقہ بشارت کے ذریعہ اپنی عقل و دانش پر جگ ہنسائی کا موقعہ فراہم کرے گی۔ البتہ اگر مرزا صاحب پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی "بشارت" چسپاں کرنے کا بہت ہی شوق ہے تو "الفرقان ربوہ" کے حوالے سے وہ بشارت بھی پیش خدمت ہے یعنی "بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے" یہ بشارت مرزا صاحب پر بغیر کسی تاویل کے حرف بحرف صادق آتی ہی' قادیانی امت چاہے تو ان کے مسیح موعود کو ان مدعیان مسیحیت میں سرفہرست جگہ دی جاسکتی ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ قادیانی امت کو متی کے محولہ بالا دونوں ابواب کا مطالعہ نہایت سنجیدگی اور تدبر سے کرنا چاہئے' واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ارشاد فرمودہ اس "بشارت" کی تصدیق آنحضرت ﷺ سے صحیح مسلم میں بایں الفاظ موجود ہے:

یکون فی اخرالزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث مالم تسمعوا انتم ولاا باءکم' فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم)

ترجمہ: "آخر زمانے میں بہت سے دجال' کذاب (مکار' جھوٹے) ہوں گے (جن کی علامت یہ ہے کہ) وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے' جو نہ تو تم نے کبھی سنی ہوں گی' نہ تمہارے باپ دادا نے' خبردار! ان سے بچتے رہنا! کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں اور اپنے فتنے کے جال میں نہ پھانس لیں۔" (مشکوٰۃ ص ۲۸)

صاحب مرقات لکھتے ہیں:

"یعنی وہ جھوٹی حدیثیں پیش کریں گے' باطل احکام گھڑیں گے اور اعتقادات باطلہ کو مکرو فریب سے رائج کریں گے۔" اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا تو اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ہم بتائیں گے کہ کس طرح یہ حدیث بشارت مرزا صاحب اور ان کی امت پر حرف بحرف صادق آتی ہے۔ تاہم زیر نظر تحریف ہی سے قادیانیت کے عقائد باطلہ کا کسی قدر اندازہ ہوجاتا ہے والعاقل تکفیہ الاشارہ

قادیانی محمد رسول اللہ اور رسولہ:

سورہ الفتح کی آخری آیت **محمدرسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماءبینھم** محمد (ﷺ)' اللہ کے رسول ہیں' اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت اور' آپس میں مہربان ہیں) اور سورہ الصف کی آیت **ھو الذی ارسلہ رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون** (وہ اللہ ایسا ہے' جس نے اپنے رسول کو ہدایت (قرآن) اور دین حق (اسلام) دیکر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کردے' گو مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو) ان دونوں آیتوں کے بارے میں مرزا صاحب کا "الہامی انکشاف" یہ ہے کہ پہلی آیت میں "محمد رسول اللہ" سے اور دوسری آیت میں "رسولہ" سے مراد ان کی ذات گرامی ہے۔ (نعوذباللہ) چنانچہ اپنے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں لکھتے ہیں:

"حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں' نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ........ چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہوچکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ **ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** (دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے........ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے' **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲-۳' روحانی خزائن ج ۱۸' ص ۲۰۶' ۲۰۷)

قادیانی خاتم النبیین:

قادیانی محرف کی "فنی مہارت" کا کمال دیکھو کہ آنحضرت ﷺ کے اسمائے گرام کے سرقہ کے بعد "بروز" کی کنجی سے ختم نبوت کا سربمہر قفل کھول کر قصر نبوت میں داخل ہوتا ہے اور حضرت ختمی مآب ﷺ کی رسالت کا جامہ زیب تن کرنے کے بعد باہر آتا ہے مگر بقول اس کے خاتم النبیین کی مہر جوں کی توں رہتی ہے۔ مرزا صاحب آیت ختم نبوت کی تحریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس آیت میں "اللہ تعالیٰ" فرماتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد........ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں' مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی "فنافی الرسول" کی (محض جھوٹ' سراپا کذب اور قرآن پر خالص افتراء.... ناقل) پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدیہ کی چادر ہے........ اس کے معنی یہ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی' گو بروزی طور پر' مگر نہ کسی اور کو۔ پس یہ آیت کہ **ماکان محمد ابا احمد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** اس کے معنی یہ ہیں کہ **لیس محمدابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب الرجال الاخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر**

توسطہ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے' نہ میرے نفس کے رو سے۔ اور یہ نام بہ حیثیت فنافی الرسول مجھے ملا' لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔" (ایضاً" ص ۲۰۷'۲۰۸)

"اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں "میری نبوت" سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا (جی ہاں! قادیان کے "مراقی آئینہ" میں ظل اور اصل کا حکم ایک ہی ہونا چاہئے' کیسے ٹھکانے کی بات ہے) اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں (ﷺ) پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی (یہی تو فن قزاقی میں مہارت کا کمال ہے کہ مکان کا قفل سربمہر بھی رہے' اور اس کے اندر کا خزانہ بھی صاف ہوجائے..... ناقل) (ایضاً" ص ۲۱۲)

"غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت پر لگ گئی ہے۔ (کتنی بھونڈی تعبیر ہے۔ خاتم النبیین سے قصر نبوت سربمہر ہوا ہے یا آنحضرت ﷺ کی نبوت پر معاذاللہ مہر لگ گئی ہے؟) اب ممکن نہیں کہ مہر ٹوٹ جائے' ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰'۱۱ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۴'۲۱۵)

مرزا صاحب کا یہ "عقیدہ بروز" اگر ایک طرف ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کا چربہ ہے تو دوسری طرف عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث "ایک تین اور تین ایک" کی طرح گورکھ دھندا بھی ہے۔ اس کی تشریح کے لئے کوئی دوسری جگہ مناسب ہوگی' یہاں تو ہمیں مرزا صاحب کی تحریفی چابکدستیوں سے غرض ہے وہ اپنی نبوت کاذبہ پر تحریف کا مکروہ پردہ ڈالنے کے لئے مندرجہ ذیل اصول وضع کرتے ہیں۔

الف۔ آیت خاتم النبیین کی رو سے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند ہیں مگر فنا فی الرسول کی کھڑکی کھلی ہے۔ جیسا کہ ہم بین القوسین اشارہ کرچکے ہیں یہ قرآن کریم پر خالص افتراء اور دروغ بے فروغ ہے۔ زیر بحث آیت قصر نبوت کے نہ صرف ایک ایک سوراخ کو بند کردیتی ہے بلکہ اسے سربمہر کردینے کا اعلان کرتی ہے۔ مگر اس کے علی الرغم مرزا صاحب "فنافی الرسول" اور "سیرت صدیقی" کی کھڑکی کھلی رہنے کا اعلان کرتے ہیں' دنیا میں یہ تماشہ کس نے دیکھا ہوگا کہ حکومت کسی مکان کو اپنی تحویل میں لیکر سربمہر کردیتی ہے' مگر مرزا صاحب جیسے ذہین لوگوں کے لئے ایک کھڑکی کھلی رہنے دیتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر کسی مکان کا چور دروازہ چوپٹ کھلا ہے تو اسے سربمہر کرنے کے تکلف کی کیا حاجت تھی؟

ب۔ مرزا صاحب کے خیال میں ظل اور اصل میں کوئی فرق نہیں' کوئی غیریت نہیں' کوئی دوئی نہیں' اس لئے قصر نبوت کا دروازہ کھولنے کے بعد وہ اطمینان سے اندر داخل ہوتے ہیں آنحضرت ﷺ کا جامعہ نبوت اٹھاکر خود پہن لیتے ہیں' اور جب "چور چور" کا شور سنتے ہیں تو بڑے اطمینان سے لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ چونکہ خاکسار "فنافی الرسول" ہے' ظل محمد ﷺ ہے' بروز احمد ہے' اس لئے محمد کی چیز محمد ﷺ ہی کے پاس ہے۔ اگر نبوت مسخرہ پن کا نام نہیں تو ہمیں بتایا جائے کہ یہ بات دنیا کے کس عاقل نے کہی ہے کہ ظل اور اصل کے درمیان کوئی غیریت نہیں' اس لئے ظل کے بھی تمام وہی احکام ہیں جو اصل کے ہیں' ظل کا بھی وہی منصب ہے جو اصل کا ہے' ظل کے بھی وہی حقوق ہیں جو اصل کے ہیں' اور ظل بھی اسی سلوک کا مستحق ہے جس کا استحقاق اصل کو حاصل ہے۔

کیا قادیان کا یہ تحریفی فلسفہ' جس پر قادیانیت کی ساری عمارت کھڑی ہے' اپنی بوالعجبی میں عیسائیوں کے فلسفہ تثلیث سے کچھ کم ہے؟ دنیا کا کون عاقل ہے جو ظل کو عین اصل سمجھتا ہو' اور "فنافی الرسول" کو رسول کی گدی پر بٹھانے کے لئے آمادہ ہو؟ مگر قادیانی امت کی ذہنی سطح وہی ہے جس کا نقشہ ان کے "مسیح موعود" نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:

"یہ تو ان کی قیل و قال ہے جس سے ان کی موٹی سمجھ اور سطحی خیالات اور مبلغ علم کا اندازہ ہوسکتا ہے' مگر فراست صحیحہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غفلت اور حب دنیا کا کیڑا ان کی ایمانی فراست کو بالکل کھاگیا ہے' ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جیسے مجذوم کا جذام انتہا کے درجہ تک پہنچ کر سقوط اعضاء تک نوبت پہنچاتا ہے اور ہاتھوں اور پیروں کا گلنا سڑنا شروع ہوجاتا ہے' ایسا ہی ان کے روحانی اعضاء' جو روحانی قوتوں سے مراد ہیں' بباعث غلو محبت دنیا کے گلنے سڑنے شروع ہوگئے ہیں...... دینی معارف اور حقائق پر غور کرنے سے بکلی آزادی ہے بلکہ یہ لوگ حقیقت اور معرفت سے کچھ سروکار نہیں رکھتے اور کبھی آنکھ اٹھاکر نہیں دیکھتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور ہمارا اصلی کمال کیا ہے' بلکہ جیفہ دنیا میں دن رات غرق ہورہے ہیں' ان میں یہ حس ہی باقی نہیں رہی کہ اپنی حالت کو ٹٹولیں کہ وہ کیسی سچائی کے طریق سے گری ہوئی ہے اور بڑی بدقسمتی ان کی یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی اس "نہایت خطرناک" بیماری کو پوری پوری صحت خیال کرتے ہیں۔" (اشتہار "حقانی تقریر بروفات بشیر" یعنی سبز اشتہار ص

۱۹۱۸ء روحانی خزائن ج ۲ ص ۴۶۴، ۴۶۵)

یہاں قادیانی امت کی اس "نہایت خطرناک بیماری" کے چند مناظر کا ملاحظہ بھی مناسب ہوگا:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
خدا نے لیا عہد سب انبیاء سے
کہ جب تم کو دوں میں کتاب و حکمت
پھر آئے تمہارا مصدق پیغمبر
تم ایمان لاؤ' کرو اس کی نصرت
لیا تھا جو میثاق سب انبیاء سے
وہ عہد حق نے لیا مصطفیٰ سے
وہ نوح و خلیل و کلیم و مسیحا
سبھی سے یہ پیمان محکم لیا تھا
مبارک! وہ امت کا موعود آیا
وہ میثاق ملت کا مقصود آیا

(اخبار الفضل ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء)

"اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذباللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں' کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں' جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے' آپ کا انکار کفر نہ ہو۔" (کلمۃ الفضل' از مرزا بشیر احمد صاحب مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجز ص ۱۴۷ نمبر ۳ جلد ۱۴)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا...... اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو مسیح موعو کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔" (مضمون ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجز بابت مئی ۱۹۲۹ء)' "مسیح موعود محمد است و عین محمد است" (عنوان مندرجہ اخبار الفضل ۱۷ اگست ۱۹۱۵ء)

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان ۲۸ر مئی ۱۹۲۸ء)

دیکھا آپ نے؟ کس طرح مصطفیٰ ﷺ (معاذاللہ) میرزا بن گئے اور مرزا عین محمد بن گئے' ان کا ذہنی ارتقاء نعوذباللہ نبی کریم ﷺ سے بھی بڑھ گیا' تمام نبیوں سے مرزا جی کے واسطے خدا نے عہد بھی لے لیا اور ان کی نبوت کا انکار آنحضرت ﷺ کے انکار سے بڑھ کر کفر قرار پایا' مگر بقول ان کے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹی۔ اگرچہ عقل و خرد کے سارے بندھن ٹوٹ گئے۔

ج۔ مرزا صاحب نے اعلان عام کیا ہے کہ "ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک بار نہیں بلکہ ہزار بار بروزی رنگ میں آکر اظہار نبوت کریں۔" مگر کیا قادیانی امت کے نزدیک واقعہ بھی یہی ہے؟ ہرگز نہیں' بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد مرزا صاحب پہلے اور آخری شخص ہیں جو اس منصب پر فائز ہوئے نہ مرزا صاحب سے پہلے آیا نہ آئندہ آئے گا۔ اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ یہ بروزی فلسفہ دراصل مرزا صاحب کو منصب ختم نبوت پر فائز کرنے کی سازش ہے۔ ورنہ کیا آنحضرت ﷺ کا فیضان بس اتنا ہی تھا کہ پوری امت میں صرف ایک شخص "فنافی الرسول" کی کھڑکی سے قصر نبوت میں داخل ہوسکتا؟ علامہ اقبالؒ نے صحیح کہا ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو' جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے...... بانی احمدیت کا استدلال یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی پیدا نہ ہوسکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت ناکمل رہ جائے گی وہ اپنے دعویٰ نبوت میں کہ پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی خود اپنی نبوت کو پیش کرتا ہے لیکن آپ اس سے پھر دریافت کریں کہ محمد ﷺ کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ تو اس کا جواب نہیں میں ہے۔ یہ خیال اس بات کے برابر ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی نہیں' میں آخری نبی ہوں' جب میں بانی احمدیت کی نفسیات کا مطالعہ ان کے دعوے کی روشنی میں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت میں پیغمبر اسلام کی تخلیقی قوت صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی کی پیدائش تک محدود کرکے پیغمبر اسلام کے آخری نبی ہونے سے انکار کردیتا ہے اور اس طرح یہ نیا پیغمبر چپکے سے اپنے روحانی مورث کی ختم نبوت پر متصرف ہوجاتا ہے۔ (حرف اقبال)

د۔ اور یہ "فنافی الرسول" کی "بروزی کھڑکی" جس سے گزر کر مرزا صاحب نے "انا محمد" کا نعرہ مستانہ بلند کیا ہے' جب ہم اس کی گہرائی میں اتر کر غور کرتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ مرزا صاحب جس طرح منصب رسالت سے ناآشنا ہیں اسی طرح "فنافی الرسول" اور "سیرت صدیق" کے مفہوم سے بھی کورے ہیں۔ "مقام صدیقیت" صوفیا کی اصطلاح میں "فنافی الرسول" کا آخری مقام تسلیم کیا جاتا ہے اس کے معنی رسول اللہ ﷺ کے مقابل ابھرنے کے نہیں' بلکہ یکسر مٹنے کے ہیں' "فنافی الرسول" کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اعتقادی طور پر رسول اللہ ﷺ کی ذات عالی کے سامنے

باقی صفحہ ۱۸ پر

مسئلۂ ختمِ نبوّت

علامہ دوست محمد قریشی رحمہ اللہ علیہ
مرسلہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و کان اللہ بکل شئی علیما

نہیں ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ۔ اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔

تمہید

حضرات! عقیدہ ختم نبوت اسلام اور مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔

جس طرح

خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اور اللہ کے بغیر کوئی خدا نہیں' کعبہ ہدی للعالمین ہے....... اس کے علاوہ کوئی بیت اللہ نہیں۔ قرآن ذکر للعالمین ہے........ اس کے بعد کوئی کتاب اللہ نہیں۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی ذات منور و مقدس بھی رحمۃ للعالمین ہے آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں ہے۔ رب العالمین ہونا خدا تعالیٰ پر بند ہے۔ بیت اللہ ہونا کعبے پر بند ہے' کتاب اللہ ہونا قرآن پر بند ہے' اور نبی ہونا محمد مصطفیٰ ﷺ پر بند ہے' جس طرح خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی ظلی بروزی خدا نہیں۔ اسی طرح مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی ظلی بروزی نبی نہیں۔

آپ ؐ کی نبوت پوری کائنات کے لئے ہے:

پہلی شہادت:

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" الذی لہ ملک السموات والارض یحی ویمیت

فرما دیجئے اے پیغمبر ﷺ اپنے متعلق...... اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اور رسول بھی اس ذات کا ہوں جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کا ملک و ملک ہے اور حیات و موت ہے۔

دوسری شہادت:

وما ارسلنک الا کافتہ للناس بشیرا" ونذیرا" ولکن اکثر الناس لایعلمون

اے محبوب ﷺ! ہم نے آپ کو سب لوگ کے لئے کافتہ بنا کر بھیجا ہے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اگر نبوت جاری ہوتی تو خدا تعالیٰ خلافت کا وعدہ نہ فرماتے:

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم

اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمانداروں اور نیک عمل کرنے والوں کو وعدہ دیتا ہے کہ ضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائیں گے جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور ان کے اس دین کو جسے خدا تعالیٰ نے چن لیا ہے متمکن کریں گے۔

ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا" یعبدوننی لایشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون

اور ضرور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیں گے۔ میری عبادت کریں گے' میرے ساتھ شریک نہیں کریں گے' اور جس نے اس کے بعد انکار کیا پس یہ وہ لوگ ہیں جو کہ فاسق ہیں۔

اگر آنحضرت ﷺ کے بعد انبیاء کا سلسلہ جاری ہوتا تو پروردگار عالم بجائے **لیستخلفنھم فی الارض** کے **لیجعلنھم انبیاء ورسلا** فرماتے۔

تھے تو سب سے پہلے لیکن آئے سب کے بعد:

تفسیر در منثور ج ۵ ص ۱۸۴ میں ہے:

عن قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول کنت اول الانبیاء فی الخلق واخرھم فی البعث

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے "میں پہلا ہوں نبیوں کا پیدائش میں اور آخری ہوں نبیوں کا اظہار نبوت میں"

مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ روتے ہوئے بچے کی بھوک کا علاج حلوا کھانے سے کیا جاتا ہے' اور حلوا بغیر گھی کے تیار ہو سکتا نہیں۔ اس لئے جب بھینس لی جائے گی تو مقصود گھی ہوگا' اور جب:

گھاس کھلایا جا رہا ہے' تو مقصود گھی ہے
پانی پلایا جا رہا ہے' تو مقصود گھی ہے
دودھ دوہا جا رہا ہے' تو مقصود گھی ہے

دہی تیار کی جارہی ہے' تو مقصود گھی ہے
بلو کر مکھن نکالا جارہا ہے' تو مقصود گھی ہے

اب مکھن کو دیگچی میں ڈالا جارہا ہے' نیچے آگ جل رہی ہے۔ میل جل جاتی ہے تو گھی ظاہر ہوتا ہے' حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ گھی ارادے میں سب سے پہلے تھا۔ لیکن ظاہر ہونے میں سب کے بعد آیا ہے۔ اسی طرح سرور کائنات رحمتہ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ارادہ خداوندی میں اور وصف نبوت سے متصف ہونے میں تو ساری کائنات سے پہلے تھے۔ لیکن ظاہر سب کے بعد ہوئے۔

اب گھی سے سالن اور ہر قسم کی مٹھائی تو تیار ہوسکتی ہے۔ لیکن گھی سے گھی تیار نہیں ہوگا۔ بالکل اسی طرح جو بھی حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا رنگا گیا۔ اگر

ابوبکرؓ آیا تو صدیق بنا' عمرؓ آیا تو فاروق بنا
عثمانؓ آیا تو ذوالنورین بنا' علیؓ آیا تو حیدر کرار بنا
خالد بن ولیدؓ آیا' تو امیر لشکر اور سیف اللہ بنا'
ابوعبیدہؓ بن الجراح آیا' تو امین امت بنا
ابن عباسؓ آیا' تو امام المفسرین بنا
ابوہریرہؓ آیا' تو حافظ الحدیث بنا
بلالؓ آیا' تو موذن مسجد مدینہ بنا
سلیمان فارسیؓ آیا' تو اہل بیت میں سے بنا
عبداللہ بن مسعود آیا' تو فقیہ امت بنا

الغرض جو بھی دامن نبوت سے وابستہ ہوتا گیا۔ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق خطاب پاتا گیا' اور اپنے اپنے رتبے پر فائز المرام ہوتا گیا۔ لیکن دنیا شاہد ہے' قرآن شاہد ہے' حدیث رسول ﷺ شاہد ہے کہ حضور کی نہ تو زندگی میں کوئی آپ کا تعلیم یافتہ نبی بن سکا اور حضرت کے بعد ظاہر ہے کہ اگر حضرت ﷺ کی اتباع میں کسی کو رتبہ نبوت ظلی یا بروزی طور پر نصیب ہوتا تو حضور ﷺ اپنی زندگی میں صراحتاً" یا کنایتاً" ضرور فرمادیتے۔ یا آپ کے بعد کوئی صحابی دعویٰ نبوت کرتا۔ مگر ہوا تو یہ ہوا کہ جس نے حضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس سے جہاد کیا۔ اور اس جہاد میں متعدد صحابیؓ شہید ہوگئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھم

حضور علیہ السلام کا ایک واضح ترین اعلان:

یا ایھاالناس ان ربکم واحدوابا کم واحدونبیکم واحدلانبی بعدی (کنزالعمال)

اے لوگو! بلاشبہ تمہارا رب ایک ہے' اور تمہارا باپ ایک ہے' اور تمہارا دین مذہب ایک ہے' اور تمہارا نبی ایک ہے' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضور علیہ السلام کا دوسرا اعلان:

ارسلت الی الخلق کافتہ و ختم بی النبیون (مشکوٰۃ)

میں پوری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں' اور میرے ساتھ سلسلہ نبیوں کا ختم کردیا گیا ہے۔

حضور علیہ السلام کا تیسرا اعلان:

انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون دجالون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین فلانبی بعدی (ابوداؤد)

بیشک قریب ہے کہ میری امت میں تیس کذاب دجال پیدا ہوں گے سارے کے سارے دعویٰ کریں گے کہ وہ خدا کا نبی ہے۔ اور میں خاتم النبیین ہوں' لہٰذا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حضور علیہ السلام کا چوتھا اعلان:

یا ایھا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امتہ بعدکم (مسند احمد ج ۲' ص ۲۹۱)

اے لوگو! بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔

اس قدر قرآنی آیات اور نبوی ارشادات کے باوجود منکرین ختم نبوت کہتے پھرتے ہیں کہ خاتم النبیین کا مطلب آخری نبی نہیں ہے بلکہ نبیوں کی مہر ہے۔ یعنی جو بھی نبی بنے گا حضور اکرم ﷺ کی اتباع و اطاعت والی مہر سے بنے گا حالانکہ یہ مغالطہ ہے۔ حقیقت کا اس کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اکثر طور پر جہاں بھی اپنے متعلق خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا ہے' جہاں اس کی مراد سے بھی آگاہ فرمادیا ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ اور ابوداؤد میں مصرح ہے۔ **انا خاتم النبیین لا نبی بعدی** (میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔)

ایک طرف اللہ تعالیٰ کا قرآن اور مصطفیٰ کریم کے ارشادات ہیں۔ اور دوسری طرف منکرین ختم نبوت ہیں کہ کہتے چلے جارہے ہیں کہ اگر مسلمان ختم نبوت کے قائل ہوتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو کیوں مانتے حالانکہ ان کو اتنا بھی پتہ نہیں ہے کہ جب کوئی بادشاہ کسی ملک میں مہمان بن کر آئے۔ وہ جب تک میزبان بادشاہ کے ملک میں رہے گا اسی کے قانون کے ماتحت ہی ہوکر رہے گا۔ بغیر اس کے اس سے اپنی بادشاہی سلب کرلی جائے۔

پس اس طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو حضور علیہ السلام کے مذہبی قوانین کے تابع ہوکر رہیں گے۔ بغیر اس کے کہ ان سے ان کی نبوت سلب کرلی جائے۔

افسوس کہ منکرین ختم نبوت اس طرف توجہ کرتے ہیں کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت غصب کرلی جائے گی؟ لیکن اس طرف نہیں دیکھتے کہ اس پیغمبر کی عظمت و وقار کا کیا مقام ہے؟ جس کی تائید کے لئے زمانہ ماسبق کا ایک پیغمبر آسمان سے اتر کر ان کے مذہب کی توثیق و تصدیق کرے۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

منہاج التبلیغ ص ۱۷ تا صفحہ نمبر ۲۲

وزیر اعظم پاکستان کے نام وکیل ختم نبوت کا کھلا خط

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

محترمی محمد نواز شریف صاحب

وزیر اعظم پاکستان

سلام مسنون! ہماری بیٹی، قوم کی بیٹی حزیمہ حشمت کو آج ہم سے رخصت ہوئے ایک سو اسی دن گزر چکے ہیں۔ بیٹی کے ظالمانہ قتل تعلیم کا لبادہ اوڑھے ہوئے کالج کے اندر موجود ہیں لیکن نوکر شاہی کی حفاظت اور پشت پناہی نے ان گریڈ گزیدہ، قاتلوں کو اتنا دلیر اور حکومت کو اس قدر بے حس کر دیا ہے کہ قاتل گروہ کی ماسٹر مائنڈ اور سرغنہ فرحت مجتبیٰ کو تعلیمی کنونشن میں مدعو کر کے آپ سے کھلے عام ہمکلام ہونے کا اہتمام کیا اور آپ نے بھرے کنونشن میں حزیمہ حشمت کے قاتلوں کی نہ صرف سرپرستی فرمائی بلکہ انہیں اس طرح تھپکی دی جیسے یہ قاتل نہیں ہیں بلکہ استاد ہیں اور اس بات کو اخبارات میں شائع بھی کیا گیا کہ ان کی عزت نفس کو مجروح نہ کیا جائے۔ قاتل کی عزت نفس کہاں ہوتی ہے یہ پہلی بار معلوم ہوا.......

جناب وزیر اعظم! میں تین خطوط آپ کو حزیمہ حشمت کے قتل اور آپ کی ذمہ داری کے بارے میں بھیجے۔ آپ نے کیا کارروائی کی یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن مجھے ان کی رسید تک نہیں بھیجی اور میں سوچتے ہوئے کہ یا تو آپ بے خبر رکھنے والوں نے یہ خط آپ تک پہنچنے ہی نہیں دیئے یا پھر آپ نوکر شاہی اور قاتلوں کے گروہ کے ہاتھوں اتنے بے بس ہیں کہ اس کھلے اور ظالمانہ قتل پر آنکھیں اور کان بند رکھنے پر مجبور ہیں اس لئے میں نے آپ کو مزید تکلیف نہ دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ چونکہ آپ نے تعلیمی کنونشن میں قتل کی بڑی ملزمہ فرحت مجتبیٰ سے ہم کلام ہو کر اور سرپرستی فرمائی ہے اس لئے اتمام حجت کے لئے یہ چند سطریں لکھنے پر مجبور ہوں۔

محترمی وزیر اعظم! اب تک کی کارروائی، ہوسٹل ریکارڈ میں مجرمانہ ردوبدل، پولیس کی نااہلی بے حسی اور مجرمانہ غفلت، تین ملزموں فرحت مجتبیٰ، آصفہ بشیر، اور فرخ جنید کے ہائی کورٹ جج کے سامنے حلفیہ جھوٹے بیانات، میڈیکل بورڈ نے چیئرمین ڈاکٹر انوار الحق کی بدنیتی پر مبنی بلاوجہ جاری کردہ ذاتی رپورٹ، موت سے پہلے حزیمہ حشمت کے جسم پر لگے ہوئے پانچ زخم پایا جانا، میت کی حالت اور اندرونی کیفیت، سپریم کورٹ پاکستان، سندھ ہائی کورٹ، لاہور ہائیکورٹ، راولپنڈی کی بار ایسوسی ایشنز کی قراردادوں، ہائیکورٹ بار کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ، پولیس ریکارڈ میں پائی جانے والی شہادتوں آدھی درجن سے زائد سرکاری اداروں کی رپورٹ میں حزیمہ حشمت کی موت کو قتل قرار دیا جا چکا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ کالج انتظامیہ اس قتل میں ملوث ہے۔

لیکن تفتیشی عملہ نوکر شاہی کے زیر اثر زمین جنبد نہ جنبد گل محمد بن چکا ہے۔ ایسا دکھائی دیتا ہے آپ اور آپ کے رفقا اس بات کے منتظر ہیں کہ حزیمہ حشمت اپنی آرام گاہ سے اٹھ کر آئے اور اپنے قتل کی تفصیل بیان کرے تو پھر شاید اپنے حصار سے نکل سکیں۔ حالانکہ قدرت یہ دکھا چکی ہے کہ دو ماہ تین دن مدفون رہنے کے باوجود حزیمہ حشمت کی میت تروتازہ رکھی گئی جو اس کی شہادت کی کھلی نشانی ہے۔ یہ بات آپ بھی جانتے ہیں کہ شہید طبعی موت سے ہمکنار نہیں ہوتے۔

نہ تو میرا مطالبہ ہے اور نہ ہی درخواست صرف یاددہانی ہے کہ اگر آپ کالج کے اندر موجود قاتل پکڑنے سے معذور اور بے بس ہیں تو کم از کم قاتلوں کی سرپرستی نہ فرمائیں۔ آپ کے اخبار میں چھپے ہوئے بیان نے قتل کی تفتیش کو متاثر اور قاتلوں کی مدد کی ہے،اس کا اخباری بیان کے ذریعے ہی ازالہ کر دیں۔ اتنا تو آپ کے اختیار میں ہے۔ قتل کی بڑی ملزمہ فرحت مجتبیٰ کو کنونشن میں بلا کر آپ سے ملاقات کرانے اور اخبار میں خبر چھپوانے والے محکمہ تعلیم میں موجود ہیں انہوں نے آپ تک ملزموں کے ٹولے کے بارے میں اس طرح سمری نہیں بھیجی کہ وہ جبری رخصت کے خاتمہ پر واپس نوکری پر آگئیں۔ ان کالی بھیڑوں سے محکمہ کو پاک کیا جائے، جو تعلیم کے مقدس پیشے کی آڑ میں قاتلوں کو تحفظ دے رہے ہیں۔ تعلیم کو سیاست سے پاک کرنے کے لئے ضروری ہے پہلے اس محکمہ کو قاتلوں سے پاک کیا جائے اور اپنی عاقبت خراب نہ کی جائے۔

باقی صفحہ ۱۸ پر

اصغر علی گھرال کے جواب میں

اور پاکستان کی نیک نامی کب ہوئی؟

مولانا عبدالباقی

۹ جنوری ۹۸ء کو روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ایک کالم نگار اصغر علی گھرال کا مضمون شائع ہوا جس کا عنوان تھا "اور پاکستان اب بدنام ہورہا ہے"

نومبر میں بھی روزنامہ "پاکستان" میں اصغر علی گھرال کا گپ شپ کے کالم میں "حضرت کونسا نظریہ پاکستان" کے عنوان پر چھپا تھا جس کا جواب میں نے تمام اخبارات کو ارسال کیا لیکن کسی بھی اخبار حتیٰ کہ روزنامہ پاکستان نے بھی یہ جواب شائع نہ کیا البتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوت" نے جنوری ۹۸ء کے دوسرے شمارہ میں یہ جواب شائع کرکے جماعت کی طرف سے اصغر علی گھرال کو جواب دیا۔

قدرتی اتفاق ہے کہ قادیانیت نے جس خطہ میں جنم لیا اسی خطہ میں ایک ریاست لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی' مدینہ منورہ کے بعد تاریخ عالم میں پاکستان واحد ریاست ہے جو مذہب کی بنیاد پر قائم ہوئی۔ جس بنیاد پر یہ ملک معرض وجود میں آیا اور روز اول سے اگر اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوجاتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتے کہ گھرال جیسے مذہب سے نابلد اور عقل و شعور سے عاری کالم نگار کی شکل میں صحافت کے شعبہ میں قادیانیت جیسے انگریز کے خود کاشتہ دین و وطن دشمن پودے کی پشت پناہی کرکے شہدائے اسلام کے خون اور ماؤں بہنوں بیٹیوں کی عزتوں کی قربانیوں کا یوں تمسخر نہ اڑاتا اور مسلمانوں کے جذبات سے یوں نہ کھیلتا۔

معزز قارئین کرام! بدقسمتی سے ملکی باگ ڈور روز اول سے اگرچہ مذہب سے عدم دلچسپی رکھنے والے طبقہ کے ہاتھ میں رہی لیکن الحمدللہ ثم الحمدللہ جن علماء حق سے اس خطہ کو واسطہ پڑا وہ حضرات اس سلسلہ سے منسلک ہیں جن کی کڑی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی' شہدائے بالا کوٹ' تحرک ریشمی رومال' الہامی مدرسہ دارالعلوم دیوبند' پاکستان کی تحریک آزادی' ۵۳ء کی تحریک' ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور طالبان کی تحریک کے ساتھ ملتی ہے' اور یہ سلسلہ سلسلۃ الذہب ہے۔

برصغیر میں باطل قوتوں نے جب بھی سر اٹھایا خواہ کسی بھی روپ میں ان علماء حق نے اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے اس کی سرکوبی کرکے اسلاف کی سنت کو زندہ کرکے باطل قوتوں کو لوہے کے چنے چبوائے۔ اصغر علی گھرال کے باطن میں جو انجاس سمائی ہوئی ہیں اور وہ آئے دن قادیانیت کو مظلومیت اور مقهوریت کی دنیا میں دھکیلنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ شیطان صفت قادیانیت کے بھروپے نے برطانیہ کے سامراج کی گود میں جنم لینے کے بعد جب انگڑائی لی تو اس بھروپ کا پردہ علماء حق نے اٹھا کر فورا" اصل خبث باطن کا چہرہ عوام کے سامنے ننگا کردیا۔

گھرال صاحب کے پیٹ میں درد پاکستان کی بدنامی کا سبب قادیانیت کی مظلومیت کی شکل میں تو فورا" ہونے لگا لیکن میرا سوال ہے کہ پاکستان کی خیر سے نیک نامی کس دن' کس تاریخ اور کس سال میں ہوئی؟

کیا پاکستان صرف قادیانیت پر ظلم ڈھانے کی وجہ سے ہی بدنام ہورہا ہے؟

معرض وجود میں آنے سے لیکر آج تک بے روزگاری' خوراک کا مسئلہ' دہشت گردی' چوری' زنا' ڈاکہ زنی' فحاشی و دیگر مسائل پاکستان کے گراف کے ریمارکس میں سوالیہ نشان بنے ہوئے ہیں۔

گھرال صاحب کی تحریر سے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پاکستان ان جرائم کا سدباب مکمل طور پر کرکے شہرہ آفاق تک پہنچ گیا ہے اور صرف قادیانیت کی مظلومیت ہی پاکستان کے منہ پر سیاہ دھبہ ہے۔ روز اول ہی جب قادیانیت کا چہرہ ننگا ہوا تو اس وقت بھی اصغر علی جیسے جذبات کا اظہار عوام الناس کے جذبات نے کیا۔ ہر خاص و عام کی زبان پر یہ شکوہ تھا کہ یہ قادیانی ہمارے جیسی نماز' ہمارا کلمہ' ہماری اذان اور ہماری ہی طرز ذبیحہ کرتے ہیں مولوی حضرات کو خواہ مخواہ کفر کے فتوے لگانے کا شوق رہتا ہے۔

اس مضمون میں بھی گجرال صاحب نے مختلف حوالہ جات سے نمبر لگا کر قادیانیت کی نمک حلالی کا ثبوت دیا ہے۔ قادیانیوں کے کلمہ طیبہ آویزاں کرنے' اذان کہنے' السلام علیکم کہنے' بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنے' انشاء اللہ کہنے' ماشاء اللہ کہنے' نکاح مسنونہ' نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم کے رد عمل میں پاکستان کے آئین ساز اداروں کی طرف سے قادیانیوں پر مختلف عائد مقدمات اور سزاؤں وغیرہ کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کے جج صاحبان کے ریمارکس ڈان اخبار کے کالم نگار اور شیرکاؤس جی کے مختلف کالموں کے اقتباسات کے حوالہ سے اور دیگر پاکستان کی مختلف عدالتوں کے حوالے سے قادیانیوں کو ان شعائر اسلامی کے استعمال پر سزاؤں کو قادیانیت پر ظلم' تشدد قرار دیتے ہوئے پاکستان کی بیرون دنیا میں بدنامی کا سبب قرار دیا ہے۔

معزز قارئین کرام! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور حکومت کی احتسابی مہم کے پس منظر اور ضرورت کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اس سے اختلاف کرنے والے گجرال صاحب و دیگر راہنمایان قوم و عوام الناس کے خیالات و بیانات کے اہم نکات پر ایک نظر ڈالی جائے تاکہ مسئلہ کے تمام پہلو قوم کے سامنے آسکیں اور یہ بات واضح ہوجائے کہ زیادتی اور ناانصافی ملت اسلامیہ کے ترجمان علماء کررہے ہیں یا اس کا ارتکاب اپنی نام نہاد مظلومیت کا واویلا کرنے والی اقلیت کررہی ہے۔

جہاں تک قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے استعمال سے روکنے کا تعلق ہے اور ان کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ ہٹانے کے مطالبہ کا تعلق ہے اس کا باعث تنگ نظری یا عناد نہیں بلکہ اصول و نظریات ہیں اور اسے تنگ نظری یا عناد سے تعبیر کرنا صریحاً" زیادتی ہے اگر بات تنگ نظری کی ہو تو پاکستان میں دیگر غیر مسلم اقلیتیں بھی آباد ہیں۔ عیسائی' ہندو' سکھ اور دوسرے مذاہب کے افراد یہاں بستے ہیں مگر علماء نے ان کے بارے میں اس قسم کے مطالبات نہیں کئے اور نہ ہی کسی کے خلاف مہم چلائی ہے۔ بلکہ علماء کی فراخدلی کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ۴۷ء میں جب پاکستان کے قیام کے وقت دونوں طرف سے آبادی کا وسیع پیمانہ پر تبادلہ ہوا تو پاکستان کے مختلف علاقوں سے ہندو' اور سکھ نقل مکانی کرکے بھارت چلے گئے مگر قلات کی ریاست واحد خطہ ہے جہاں سے ہندوؤں نے وطن چھوڑنے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور اب تک وہاں ہندوؤں کی ایک معقول تعداد آباد ہے اور وہاں سکون سے کاروبار کررہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ریاست کے نواب خان احمد یار خان مرحوم اور ان کے وزیر مولانا شمس الحق افغانی مرحوم نے غیر مسلموں کو اپنی طرف سے یقین دلوایا کہ ان کی جان و مال اور آبرو کو کوئی خطرہ نہیں۔ ریاست میں اسلامی قوانین نافذ ہیں اور اسلام غیر مسلم اقلیتوں کا مکمل تحفظ کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یہ دونوں بزرگ اسلامی نظام کے حامی تھے اور ان کی یقین دہانی پر غیر مسلموں کو نقل مکانی کا دورہ ترک کرنا پڑا۔ اگر مسئلہ تنگ نظری کا ہوتا تو اس تنگ نظری اور عناد کا مظاہرہ دیگر غیر مسلموں کے خلاف بھی ہوتا۔ لیکن آج تک ایسا نہیں ہوا' اس لئے لازماً" اس کا کوئی اور باعث تلاش کرنا ہوگا۔' اور وہ ہے قادیانیوں کا خود کو زبردستی مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش۔ جس کے لئے قادیانی مسلمانوں کی مخصوص علامات کو اختیار کرنے پر مصر ہیں اور مسلم علماء ان کو اس کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں۔ ایک بات بالکل واضح ہے کہ قادیانی اور مسلمان مذہب کے اعتبار سے ایک نہیں لیکن اور اس پر دونوں کا اتفاق ہے۔ قادیانی خود کو مسلمانوں سے الگ اور مسلمان انہیں اپنے سے الگ گروہ سمجھتے ہیں۔ جس کی زندہ مثال ظفر اللہ خان قادیانی کا قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھنا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ قائد اعظم کافر ہے اور میں مسلمان یا میں کافر ہوں اور قائد اعظم مسلمان' قادیانی زعماء نے اپنی تصریحات میں خود کو مسلمان اور پھر دنیا بھر کے ایک ارب مسلمانوں کو کافر قرار دے رکھا ہے۔ جس کا تذکرہ مفکر اسلام علامہ اقبال مرحوم نے ایک مفصل مضمون میں ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے:

"ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویے کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور خود کو یعنی اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔"

علاوہ ازیں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار' دینی جماعت کا نیا قیام (احمدی) مسلمانوں کی نماز سے قطع تعلق' نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے مکمل بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ تمام دنیائے اسلام کفر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے' الغرض قادیانی گروہ ہر مرحلہ میں خود کو مسلمانوں سے الگ حیثیت دینے کے باوجود بعض مخصوص مفادات کے لئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے کلمہ طیبہ' مسجد' اذان اور دیگر اسلامی اصطلاحات و شعائر استعمال کرنے پر ڈٹا ہوا ہے' تاکہ دنیا میں ان شعائر و علامات کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمان سمجھا

جائے‘ اور اس اشتباہ کے حوالہ سے وہ ان مقاصد و عزائم کی تکمیل کرسکیں‘ جن کے لئے اس گروہ کے استعماری آقاؤں نے اس کی آبیاری کی تھی۔

مسلمان علماء اپنے مطالبات کے اس اشتباہ کو ختم کرنے کی بات کررہے ہیں‘ کیونکہ کلمہ طیبہ‘ مسجد‘ اذان‘ مسلمانوں کی مخصوص علامات ہیں جن سے مسلمانوں کی شناخت ہوتی ہے اور اپنی شناخت اور امتیاز کا تحفظ ہر فرد اور ہر طبقہ کا قانونی حق ہے اور یہ حق اخلاقی بھی بنتا ہے۔ جس کی نفی نہیں کی جاسکتی‘ اور اس حق کو دنیا کا ہر سیاسی‘ قانونی اور اخلاقی نظام ایک جائز اور ناگزیر حق کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ مذہبی تشخص اور امتیاز تو بہت دور کی بات ہے ہمارے روزمرہ کے معاملات میں بھی اس اشتباہ کو کوئی قانون گوارہ نہیں کرتا‘ اور جو تشخص امتیاز علامت اور نشان کسی گروہ کے ساتھ مخصوص ہوجائے‘ قانون کسی اور کو وہ امتیاز اور علامت استعمال کرنے کا حق نہیں دیتا۔ اس کی آسان سی مثال اس طرح دی جاسکتی ہے فرض کریں مسلم لیگ ایک خاص سیاسی جماعت ہے اس جماعت کا اپنی علامت کے طور پر ایک پرچم بھی مخصوص کر رکھا ہے اور اگر ان کے علاوہ اور کوئی سیاست دان مسلم لیگ کا بورڈ اپنے دفتر پر آویزاں کرے اور پرچم کے سائے تلے خود کو لیگی ہونے کا اعلان کردے تو مسلم لیگ والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ایسا کرنا مسلم لیگ کے پرچم کی سربلندی اور پارٹی کی تشہیر ہے اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو مسلم لیگ کا آخر کیا نقصان ہورہا ہے؟

گھرال صاحب سے عرض ہے کہ قادیانی اگر کلمہ طیبہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ لکھتے یا پڑھتے ہیں تو اس میں محمد رسول اللہ سے ان کی مراد مدینہ طیبہ والے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ محمد رسول اللہ سے مرزا غلام احمد قادیانی ہیں‘ کیونکہ خود مرزا صاحب آنجہانی نے اس کی تصریح کی ہے کہ انہیں آسمانی وحی میں (معاذاللہ) محمد رسول اللہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ ”وہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول‘ مرسل اور نبی کے موجود ہیں‘ چنانچہ ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم** اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲۷ مصنف مرزا غلام احمد)

پھر اس کلمہ کی تشہیر سے قادیانیوں کا مقصد مسلمانوں کے کلمہ کی اشاعت نہیں بلکہ اشتباہ پیدا کرکے خود کو مسلمانوں کی صف میں ظاہر کرنا ہے تاکہ اس میں استعماری ایجنٹی کے فرائض کو بطریق احسن انجام دیا جاسکے۔ ایک اور انداز سے بھی اس موضوع کی وضاحت ہوسکتی ہے کہ ”ایک فرم ہے جو کافی عرصہ سے ایک نام اور ٹریڈ مارک کے ساتھ کام کررہی ہے اور وہ کام اور ٹریڈ مارک رجسٹرڈ ہوچکا ہے۔ مارکیٹ میں اس کا تعارف اور ساکھ دیکھ کر اسی نام اور ٹریڈ مارک کے ساتھ ایک اور فرم اپنا مال سپلائی کرنا شروع کردیتی ہے اس دوسری فرم کو قانون کی زبان میں گھرال صاحب کیا عنوان دیں گے؟ اور اگر قانون کے محافظ ادارے پہلی فرم کے نام اور علامت کے تحفظ کے لئے دوسری فرم کو جعلسازی قرار دیتے ہوئے فراڈ کا کیس درج کرکے اس کے مالکان کو حوالہ زندان کردیں تو گھرال صاحب اور جن جج صاحبان و دیگر ملکی شخصیات کے حوالہ جات اخبار میں تین قسطوں میں گھرال صاحب نے بالتفصیل ذکر کئے ہیں۔“ یہ حضرات اس کارروائی کو ظلم قرار دیکر بنیادی حقوق کی دہائی دینا شروع کردیں گے؟ گھرال صاحب و دیگر احباب جو ان افکار کی حامل ہیں۔ ان کے سامنے اس بات کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اسلام ڈیڑھ ہزار برس سے مسلمانوں کے لئے مخصوص علامات کی حیثیت رکھتے ہیں جن سے مسلمان طبقہ کی پہچان ہوتی ہے۔ اگر کوئی گروہ کسی بھی وقت کسی بھی صدی میں ہنگامی طور پر ایک عقیدہ وضع کرکے ان علامات میں سے کسی علامت کو اختیار کرتا ہے تو قانون کی معروف زبان میں اسے فراڈ اور جعل سازی کے علاوہ اور کوئی عنوان نہیں دیا جاسکتا‘ اور مسلمان علماء حقہ اس جعل سازی اور فراڈ کو ختم کرنے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ اس لئے قانون کی عملداری اور اصولوں کی بالادستی کا تقاضا ہے کہ جناب اصغر علی گھرال اور ان کے افکار کے حامل افراد قادیانیوں کی جعل سازی کی حمایت کرنے کی بجائے مسلم امہ اور تحریک ختم نبوت کے اس مطالبہ کی تکمیل کی مہم میں شریک ہوں‘ جس کا مقصد مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر و علامات کا تحفظ اور قادیانیوں کو ان کے استعمال سے باز رکھنا ہے۔ کیونکہ انصاف‘ قانون اور عدل کی پکار ہی کا نام ہے۔ اس ضمن میں ایک اور سوال پر نظر ڈال لینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو ایسے موقعہ پر عام طور پر ہوتا ہے اور بہت سے متعلقہ افسران بھی اس الجھن کا شکار ہوجاتے ہیں کہ کیا کلمہ طیبہ کو مٹانا اس مقدس کلمہ کی توہین نہیں؟ یہ الجھن اور سوال اگرچہ کلمہ طیبہ کے ساتھ مسلمان کی حد درجہ عقیدت و محبت اور اس کے ادب و احترام کی خوش گوار علامت ہے‘ لیکن اس موقعہ پر اس کا سوال پیدا ہونا محض غلط فہمی پر مبنی ہے۔ وہ اس لئے کہ مقدس اور قابل احترام چیز کا تقدس اور حرمت جہاں اس کے ادب و احترام کا تقاضا کرتی ہے وہاں یہ بھی اس کی حرمت و تقدس کا ہی پہلو ہے کہ اسے نامناسب مقامات سے بچایا جائے۔

مقدس چیز کا تقدس وہیں محفوظ ہوتا ہے جہاں اس کا اصل مقام ہو اور اسے اس کے صحیح مقام سے ہٹا کر ایسی جگہ رکھ دیا جائے جو اس کے شایان شان نہ ہو تو ایسے موقعہ پر' اس کا وہاں سے ہٹانا ہی اس کی حرمت و تقدس کا تقاضا بن جاتا ہے۔ اب یہی کلمہ ہے اسے اگر مسجد یا گھر کی پیشانی پر لکھا جائے تو یہ اس کا احترام اور اس کے ساتھ محبت کی علامت ہے۔ لیکن اسے اگر شراب خانہ یا سینما کے دروازہ پر لکھا جائے تو یہ اس کی توہین ہے اور اس کو وہاں سے مٹانا ہی ادب و احترام کا تقاضا ہے۔ اس کی مثال ہمیں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے بھی ملتی ہے۔ جب آپ نے مدینہ منورہ میں کلمہ گو کافروں کی تعمیر کردہ مسجد "ضرار" کو گرانے کا حکم دیا تھا۔ یہ مسجد بنانے کلمہ گو تھے انہوں نے مسجد کے نام سے عبادت گاہ تعمیر کی تھی اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف اس میں جانے سے روک دیا گیا بلکہ کلمہ پڑھنے والوں کے کلمہ کو تسلیم کرنے سے بھی روک دیا گیا۔ حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھتے تھے' لیکن رحمۃ العالمین نے ان کی مسجد اور کلمہ دونوں کی نفی فرمادی اور رحمت للعالمین صلی علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کو بھیج کر اس "مسجد" کو گرانے اور نذر آتش کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ حالانکہ مسجد خانہ خدا ہے اس کا احترام ہر مسلمان پر ضروری ہے' اور مساجد کے آداب میں محدثین اور فقہا نے اپنی تصانیف میں مستقل اور طویل باب قائم کئے ہیں۔ لیکن ان سب کے باوجود نہ صرف نذر آتش کردیا گیا بلکہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کے مطابق اس جگہ کے ساتھ نفرت کے مستقل اظہار کے لئے وہاں فلتھ ڈپو (کناسہ) قائم کردیا گیا۔ کیونکہ مسجد کی حرمت اسی بات کا تقاضا کررہی تھی کہ اسے کلمہ گو کافروں کے تصرف سے محفوظ رکھا جائے۔

الغرض مسجد اور کلمہ طیبہ کے استعمال سے قادیانیوں کو روکنے کا مطالبہ ایک جائز اور منصفانہ مطالبہ ہے جس کی تکمیل کے لئے حکومت' افسران' علماء کرام' دانشوروں کو بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ ہمیں قادیانیوں کے جائز حقوق کے تحفظ سے کوئی انکار نہیں بلکہ ہم ایک اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعلانیہ اقلیت کے دائرہ میں رہیں اگر وہ اپنے گرد اقلیت کا دائرہ تسلیم کرنے کی بجائے مسلمانوں میں شامل ہونے یا اہل اسلام کی علامات و شعائر استعمال کرکے خود کو مسلمان ظاہر کرنے کی پالیسی جاری رکھیں گے۔ تو انہیں قدم قدم پر مزاحمت کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور ملت اسلامیہ کو وہ کسی بھی لحہ اپنے تشخص سے دستبردار ہونے پر تیار نہیں پائیں گے۔ گھرال صاحب کے اعتراضات میں کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کے علاوہ السلام علیکم کہنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے' قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں کے السلام علیکم کے الفاظ استعمال کرنے میں بھی کلمہ طیبہ کے استعمال کی طرح نمایاں فرق ہے۔ پاکستان میں مخلوط معاشرہ کی وجہ سے ایسا رسماً" و رواجاً" صدور ہوتا ہے اکثر مخلوط معاشرہ میں یہ بات دیکھنے اور سننے میں آتی ہے کہ مسلمان گڈمارننگ کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں' کافر السلام علیکم کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں' بعض دفعہ مسلمان نمستے کہہ دیتے ہیں۔ ہندو السلام علیکم کہہ دیتے ہیں' غیر مسلم کا لفظ السلام علیکم زبان پر لانا رسم و رواج ہوگا جبکہ مسلمان کی زبان پر یہ الفاظ جب آئیں گے تو اس کا مقصد اسلام کے حکم کی پیروی کے ضمن میں بطور عبادت ہوگا۔ چونکہ قادیانی اذان' کلمہ جیسے امور کا استعمال اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے طور پر کرتے ہیں اسی طرح السلام علیکم کے الفاظ دیگر غیر مسلموں کی طرح رسماً" و رواجاً" نہیں بلکہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

السلام علیکم کے علاوہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اسٹیکر لگانا بھی قادیانیت کی اس قبیح حرکت کی ہی کڑی ہے' قادیانیت کے علاوہ دیگر اقلیتیں عرصہ دراز سے پاکستان میں مقیم ہیں لیکن آج تک اس امر کی گواہی دینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوگا کہ کسی ہندو' عیسائی' سکھ اور پارسی وغیرہ نے اپنی دکان پر کلمہ آویزاں کیا ہو۔ اپنے مندر' گرجا' گوردوارہ پر کلمہ لکھا ہو' کبھی کسی ہندو' سکھ' پارسی' عیسائی نے اپنی کار پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اسٹیکر لگایا ہو۔ اس کا ثبوت ان اقلیتوں سے اس لئے نہیں ملے گا کیونکہ یہ اقلیتیں ایسا کرنے کو اپنے مذہب کے خلاف سمجھتے ہیں اور ان کے عقیدہ کے مطابق ان شعائر کے استعمال کا حق وہ مسلمانوں کو دیتے ہیں۔ لیکن قادیانی ان شعائر کے استعمال کو اپنا حق سمجھ کر کریں گے یعنی ہم ہی مسلمان ہیں اور ان شعائر کا استعمال ہی راہ حق ہے۔ اس بنا پر وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اسٹیکر لگاتے ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ قادیانیت کے علاوہ دیگر اقلیتیں اپنے اقلیت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے مذہب کے موافق مسلمانوں سے سلوک کرتے ہیں مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے اور مسلمان کہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ پاکستان کو بھی اپنا حقیقی وطن سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پیار اور محبت کرتے ہیں۔ کیونکہ آج تک کسی بھی اقلیت کی کوئی سازش پاکستان دشمنی پر مبنی نہ دیکھنے میں آئی ہے اور نہ ہی سننے میں آئی ہے۔ اس کے برعکس قادیانیت کی اقلیت کا تو نظریہ ہی اکھنڈ بھارت کا ہے ان کے نظریہ میں یہ چیز

داخل ہے کہ انجام کار پاکستان بھارت پھر ایک ہوجائیں گے اور وہ تو اپنے مردے بھی امانتاً" ربوہ میں دفن کرتے ہیں۔ مرزا طاہر کا تازہ گزشتہ سے پیوستہ لندن سے ٹی وی چینل پر نشر ہونے والا خطبہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ قادیانیت کو نہ آئین کا تقدس ملحوظ خاطر ہے اور نہ ہی قادیانیت اس ملک کی وحدانیت کے نظریے کی قائل ہے۔ مرزا طاہر نے اپنے جمعہ کے خطبہ میں برملا کہا کہ قادیانیوں کو توقع تھی کہ جمعہ تک آئین ٹوٹ جائے گا اور اگر یہ آئین نہ ٹوٹا تو ملک ٹوٹ جائے گا اور یہ آئین ملک کو دیمک کی طرح چاٹ جائے گا۔ اور یہ آئین ردی کا پرزہ ہے۔ مرزا طاہر کے اس بیان پر رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق نے کہا کہ ہم مرزا طاہر کے بیان کی تصدیق کررہے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ صرف مرزا طاہر ہی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی سے لیکر مرزا طاہر تک اور بڑے قادیانی سے لیکر چھوٹے قادیانی تک وہ اسلام کے قوانین یا پاکستان کے قوانین کے پابند نہیں بلکہ وہ اپنے مذہب کے پابند ہیں بھٹو صاحب کے دور میں اگر ظفر چوہدری کے حکم سے فضائیہ کے ایک دستے نے سالانہ جلسہ کے موقع پر مرزا طاہر کو سلامی دی۔ جب اس پر بھٹو صاحب نے بازپرس کی تو اس نے کہا کہ میں خلیفہ کے حکم کا پابند ہوں پاکستانی قانون کا نہیں۔ یہی صورتحال گیمبیا میں پیش آئی وہاں کے ڈاکٹرز وغیرہ قادیانیت کی تبلیغ کرتے تھے وہاں کے علماء نے منع کیا تو مرزا طاہر نے سب کو واپس بلالیا۔ حکومت پر دباؤ ڈالا کہ مسلمانوں پر پابند عائد کرو ورنہ تمام ہسپتال بند کردیں گے۔ علاوہ ازیں آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۶۰ میں درج ہے کہ مرزائی غیر مسلم ہیں لیکن اس آرٹیکل کو یہ تسلیم نہیں کرتے جس کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ کسی بھی قادیانی کا کسی بھی انتخابی فہرست میں ووٹ درج نہیں۔ کیونکہ آئین کی رو سے ان کا ووٹ غیر مسلموں کی لسٹ میں درج ہو سکتا ہے اس لئے اپنا ووٹ نہیں بنواتے۔ اور آئین پاکستان کی کھلم کھلا دھجیاں بکھیرتے ہیں' اور اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے۔

بقیہ : تحریف قرآن

امتی کو اپنا وجود اس قدر کوتاہ قامت اور ہیچ نظر آئے کہ اسے وجود کہنا بھی اس کے لئے ننگ و عار کا موجب ہو' پہاڑ کے سامنے ذرہ کی اور بحر محیط کے سامنے قطرہ کی کوئی حیثیت ہو سکتی ہے مگر رسول اللہ ﷺ کے سامنے صرف ایک امتی تو کجا؟ پوری امت کے مجموعی کمالات کی کوئی حیثیت نہیں' اسی بنا پر عارفین نے تصریح کی ہے کہ اگر بالفرض ساری دنیا صدیقوں سے بھر جائے تو ان سب کے کمالات کا مجموعہ بھی کسی ادنیٰ نبی ولیس فیہم ونی کے ادنیٰ کمال کی گرد کو نہیں پاسکتا۔ مرزا صاحب نے بیسیوں نہیں' سینکڑوں جگہ "ظل و بروز" اور "فنافی الرسول" کی اصطلاحات کو پامال کیا ہے' مگر جب آدمی ان کے تعلی آمیز دعوؤں کی میزان نکالنے بیٹھتا ہے تو ان کی ساری لفاظی کا نتیجہ صفر نکلتا ہے۔

مرزا صاحب "فنافی الرسول" کے معنی...... اپنی روایتی خوش فہمی کی بنا پر...... یہ سمجھتے ہیں کہ ایک امتی اتباع رسول میں یہاں تک ترقی کرتا چلا جائے کہ بالآخر رسول کا صرف مثنیٰ نہیں بلکہ خود رسول بن جائے اور اسی کو وہ "ظل و بروز" اور "عین محمد" سے تعبیر کرتے ہیں' اور اپنے بارے میں وہ اس درجہ پر اعتقاد ہیں کہ انہیں آنحضرت ﷺ کی سیرت کاملہ ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کا نام' کام اور مقام تک حاصل ہوگیا ہے۔ مگر خود ان کا یہی ادعاء ان کے صحیح مقام کو متعین کردیتا ہے کہ وہ "اتباع رسول" کے دروازے پر پہنچ کر الٹے پاؤں واپس لوٹ آئے ہیں' اور اتباع رسول کی جنت ارم میں چلنا تو کجا؟ انہوں نے اندر جھانک کر بھی اسے نہیں دیکھا۔ اگر انہیں "فنائیت" کا واقعتاً" کوئی مقام حاصل ہوتا' اگر انہیں منصب رسالت کی کچھ بھی معرفت ہوتی اور ایک امتی کا جو صحیح مقام ہے اس کی انہیں ذرا بھی خبر ہوجاتی تو وہ اپنے آپ کو ان تعلی آمیز دعوؤں کی بلند چوٹی پر کبھی نہ پاتے۔ اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ ان کے بلند بانگ دعاوی کے ڈھول میں ہوا کے سوا کچھ نہیں۔

و۔ "فنافی الرسول" کی اس "بروزی کھڑکی" سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک دیگر مناصب کی طرح نبوت بھی ایک ایسی چیز ہے جسے آدمی محنت و مجاہدہ اور اتباع رسول کے زینہ سے حاصل کرسکتا ہے' یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب نے محدثیت سے لیکر مسیحیت تک کے مدارج طے کرنے کے بعد بزعم خود نبوت کی بام بلند پر قدم رکھا ہے۔ اور اسلامی عقائد میں اس کی تصریح کردی گئی ہے کہ ایسا نظریہ صریح کفر اور زندقہ ہے۔ واللتفصیل محل آخر۔

(باقی آئندہ)

بقیہ : خط

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ قتل نہ تو چھپتا ہے اور نہ ہی قاتل عبرتناک انجام سے بچتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قاتلوں کا انجام ہمارے سامنے ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ حزیمہ حشمت کے قاتلوں اور ان کے مددگاروں کا انجام بھی اس سے مختلف نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ

نیاز مند

حشمت حبیب' اسلام آباد

بابو شفقت قریشی سہام

نابالغ بچوں اور دماغی توازن

کھو بیٹھنے والوں کے حج کا طریقہ

جہاں جہاں حج کی فرضیت کے لئے مالی اور جسمانی لحاظ سے صاحب استطاعت ہونا ضروری ہے وہاں بالغ اور عاقل ہونا بھی ایک شرط ہے اگر کسی میں یہ دونوں شرائط نہ پائی جائیں تو ان پر حج فرض نہیں ہوگا نابالغ لڑکی یا لڑکے پر چاہے وہ بظاہر سمجھ دار لگتا ہو پاک اور ناپاک' مٹھاس اور کڑواہٹ میں تمیز کر سکتا ہو اور یہ بھی سمجھتا اور جانتا ہو کہ اسلام پر عمل کرنے سے ہی نجات ملے گی پھر بھی اس پر اس وقت تک حج فرض نہیں ہوگا جب تک کہ وہ سن بلوغت کو نہ پہنچ جائے۔

آج کل بعض عازمین شوقیہ اور بعض بحالت مجبوری کہ والدین کی غیر حاضری میں بچوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہوتا وزارت مذہبی امور سے خصوصی اجازت لے کر فاضل کرایہ وغیرہ ادا کر کے اپنے ہمراہ حج کے لئے لے جاتے ہیں۔ اور بعض صورتوں میں یوں بھی ہوتا ہے کہ سعودی عرب میں ملازمت کے دوران پوری فیملی کو حج کرنے کا موقع مل جاتا ہے جس میں نابالغ بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ جس طرح کہ بالغ عازمین حج کے لئے حج کرنے کا طریقہ جاننا ضروری ہے اسی طرح نابالغوں کے لئے بھی حج کرنے کا طریقہ اور اس سے متعلقہ مختلف مسائل کا جاننا بے حد ضروری ہے اور اسی طرح بعض عازمین حج فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں لیکن ارض مقدس میں کسی وجہ سے ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں یہ صورت مختلف حالات میں پیش آسکتی ہے مثلاً" عمرہ کی ادائیگی مکمل کرنے کے بعد ۸ ذی الحجہ تک کے درمیانی وقفہ میں یا پھر حج کے پانچ دنوں میں حج کا احرام ہوش و حواس میں باندھنے کے بعد یا پہلے نابالغ عازمین حج کی تعداد بھی بے حد قلیل ہوتی ہے اور ذہنی توازن کھو بیٹھنے کے واقعات بھی اللہ کے فضل و کرم سے چند ایک ہوتے ہیں اس لئے دوران تربیت مذکورہ دونوں طرح کے عازمین حج کے لئے الگ مسائل اور طریقے نہیں بتائے جاتے۔ چنانچہ مستند حج کی کتابوں سے استفادہ کر کے نابالغوں اور ذہنی توازن کھو بیٹھنے والوں کے لئے چیدہ چیدہ مسائل اور طریقے تحریر کرنا اور ان سے آگاہی بے حد ضروری ہے۔

جس طرح کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ نابالغ لڑکے یا لڑکی پر حج کرنا فرض نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ حج کریں گے تو وہ حج واقع نہیں ہوگا بلکہ وہ نفلی حج کہلائے گا چاہے وہ نابالغ سمجھدار ہو یا ناسمجھ ہو۔ نابالغ بھی دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو بہت ہی چھوٹے بے سمجھ لڑکے اور لڑکیاں جو نہ تو حج کرنے کی عقل رکھتے ہیں نہ اس کے مفہوم اور مطلب کو سمجھتے ہیں نہ وہ حج کی نیت کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور نہ ہی تلبیہ پڑھ سکتے ہیں جبکہ دوسری قسم کے نابالغ لڑکے اور لڑکیاں سمجھ دار ہونے کے علاوہ حج کو سمجھتے بھی ہیں اور مناسک حج ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ ایسے سمجھدار بچوں کے لئے احکام حج یہ ہیں کہ بالغوں کی طرح احرام باندھ کر تمام افعال حج ان کی طرح خود ادا کریں اور کسی سے کسی فعل کی نیابت نہ کرائیں کیونکہ خود ان کاموں پر قادر ہونے کی وجہ سے کسی دوسرے کی نیابت ان کے لئے جائز نہیں ہے۔ باوجود از اول تا آخر تمام مناسک حج خود ادا کرنے کے اس سمجھدار نابالغ کا حج (فرض حج) نہیں کہلائے گا بلکہ نفلی حج ہوگا۔ اور بلوغت کے بعد بشرط استطاعت اسے فریضہ حج نئے سرے سے ادا کرنا پڑے گا۔ البتہ ایسے سمجھدار نابالغ کو احرام اسی طرح باندھنا ہوگا جس طرح کہ بالغ باندھتے ہیں اور ممنوعات احرام و حرم سے بھی اسی طرح بچنا ہوگا جس طرح کہ اس کا ولی یا دوسرے بالغ محرم بچیں گے اور فرائض اور واجبات بھی اسی طریقہ سے ادا کرنے ہوں گے جس طرح دوسرے فریضہ حج ادا کرنے والے کریں گے۔

ایسے بہت چھوٹے بے سمجھ لڑکے اور لڑکیاں جو احرام باندھنے' نیت کرنے' تلبیہ پڑھنے اور افعال حج خود ادا کرنے کی از خود سمجھ نہیں رکھتے ان کے بارے میں احکام یہ ہیں کہ ان میں سے اگر کسی بچے نے خود احرام باندھ لیا اور کسی عاقل بالغ شخص یا ولی وغیرہ نے اس کی رہنمائی نہیں کی اور اس احرام میں حج کر لیا تو وہ حج' فرض حج تو پہلے ہی نہیں تھا مگر از خود احرام باندھ کر کرنے سے نفلی حج بھی شمار نہیں ہوگا کیونکہ وہ بے سمجھ بچہ نہ تو احرام باندھتے وقت نیت کرنے کی اور نہ ہی تلبیہ کہنے کی سمجھ رکھتا تھا جبکہ نیت اور تلبیہ پڑھنا احرام کے لئے شرط ہیں اس کے علاوہ اس کا طواف بھی اس لئے درست تصور نہ ہوگا کیونکہ طواف کے لئے بھی نیت شرط ہے۔ اصل میں ایسے بے سمجھ نابالغ بچے کا احرام اس کے ولی کو باندھنا چاہئے جو نسب کے اعتبار سے اس کا سب سے زیادہ قریبی ہو اور قریبی رشتہ داروں میں اگر باپ اور بھائی دونوں موجود ہوں

تو ایسی صورت میں اولیت کے لحاظ سے اس کے باپ کو اس کا احرام باندھنا چاہئے اور بھائی اس صورت میں باندھے کہ اس کا باپ موجود نہ ہو۔ بچے کے قریبی ولی کو چاہئے کہ اسے ایک چادر تہبند کے طور پر باندھ دے اور دوسری چادر اوڑھادے حج کی نیت اس کی طرف سے کرکے تلبیہ کہے اس کے بعد بچہ محرم ہوجائے گا۔ بچے کے ولی کو چاہئے کہ ممنوعات احرام سے حتی الوسع اس کو بچاتا رہے لیکن اگر خلاف ورزی ہوگئی تو اس کی جزاء نہ تو محرم بچے پر اور نہ اس کے ولی پر واجب ہوگی۔ جو مناسب حج بچہ خود ادا کرسکے اس سے کرائے جائیں اور جو نہ کرسکے اس کے ولی کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ ادا کرے۔ اگر بچہ شیطانوں کو کنکریاں خود مارسکتا ہو تو بہتر ہے لیکن اگر نہ مارسکتا ہو تو ایک ایک کنکری اس کے ہاتھ میں رکھ کر اپنی مدد سے رمی کرائی جائے یا پھر بچے کی طرف سے ولی خود کنکریاں مارسکتا ہے۔ طواف کی نیت بچے کی طرف سے کرکے اس کو اٹھاکر طواف کرائے۔ تقریباً" تمام افعال حج کی ادائیگی میں بچے کی نیابت اس کا ولی کرسکتا ہے۔ لیکن طواف کے بعد واجب الطواف کی دو رکعت ولی کو پڑھنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اس میں نیابت نہیں کی جاسکتی۔ چونکہ بچہ خود واجب الطواف کی نماز نہیں پڑھ سکتا اس لئے اس سے وہ نماز ساقط ہوجائے گی۔ محرم بچہ سمجھ دار ہو یا بے سمجھ دونوں صورتوں میں نابالغ کا احرام منعقد تو ہوجاتا ہے لیکن لازم نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ افعال حج کو ادا کرنا نابالغ بچے پر لازم یا واجب نہیں ہے۔ اگر وہ احرام باندھنے کے بعد کھول دے‘ حج کے فرائض یا واجبات کی ادائیگی میں کوئی کمی واقع ہوجائے‘ یا دوران احرام ممنوع افعال کا مرتکب ہوجائے تو نابالغ محرم پر کوئی جزا واجب نہ ہوگی اور نہ ہی اس پر قضا واجب ہوگی البتہ فرائض حج نامکمل ہونے سے اس کا نفلی حج مکمل نہیں ہوگا۔ جن والدین کے لئے اپنے بچوں کو ساتھ لے جانا ناگزیر ہو ان کو مذکورہ رعایتوں اور چھوٹوں سے یہ تاثر ہرگز نہیں لینا چاہئے کہ اگر ممنوعات احرام سے بچنا اور افعال حج پورے کرنا بچوں کے لئے ضروری نہیں ہے تو صرف چادریں بندھوادی جائیں اور حج ہوگیا۔ انہیں اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اگر نابالغ بچے سے افعال حج مکمل کرائے گئے تو ایک تو اس نابالغ بچے کے اجر وثواب کا موجب بنے گا دوسرا اس کے والدین کو بھی نفلی حج کا ثواب انشاء اللہ ضرور ملے گا۔

بعض عازمین حج پر صاحب استطاعت ہونے

نیم پاگل شخص کے ولی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ
اس کی طرف سے
نیت کرے اور ساتھ لیکر
اس کے تمام احکام حج ادا کرے

کی وجہ سے حج فرض تو ہوتا ہے لیکن بعض صورتوں میں احرام باندھنے سے پہلے اور بعض صورتوں میں احرام باندھنے کے بعد مجنون‘ نیم پاگل بے ہوش یا دماغی توازن کھوبیٹھتے ہیں۔ ان کے بارے میں بھی احکام حج نابالغ بچوں سے تقریباً" ملتے جلتے ہوتے ہیں جن کا جاننا بے حد ضروری ہے۔ خدانخواستہ ایک عازم حج احرام باندھنے سے پہلے اپنا دماغی توازن کھوبیٹھے تو اس کا خود احرام باندھنا اس نابالغ بچے کی مانند ہوگا جو بے سمجھ ہے چنانچہ اگر وہ خود باندھے گا تو اس کا احرام منعقد اور صحیح نہیں ہوگا وہ اس لئے کہ نہ تو وہ حج اور طواف کی نیت کرنے کی عقل رکھتا ہے اور نہ تلبیہ کے الفاظ ادا کرنے کی‘ ایسی صورت میں ناسمجھ بچے کے احرام کی مانند اس عازم حج کا احرام اس کا ولی باندھے اور اس سلسلے میں تمام لوازمات پورے کرائے۔ تلبیہ بھی ایسے شخص کے لئے اس کے ولی کو پکارنا چاہئے۔ تلبیہ کے بعد وہ بے ہوش یا نیم پاگل شخص محرم ہوجائے گا اور اس پر ممنوعات احرام کی پابندی لازم ہوجائے گی‘ لیکن چونکہ وہ خود اس پوزیشن میں نہیں ہوگا اس لئے اس کے ولی کی ذمہ داری ہوگی کہ اسے ممنوعات احرام سے بچائے‘ اس کے باوجود اگر اس سے احکام احرام کی کوئی خلاف ورزی ہوگئی تو ناسمجھ محرم بچے کی طرح اس پر کوئی جزاء واجب نہ ہوگی اور نہ ہی اس کا ولی کفارہ ادا کرنے کا پابند ہوگا‘ البتہ اس کے ولی کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ اس کی طرف سے بوقت ضرورت نیت کرے اور ساتھ لے کر اس نیم پاگل بے ہوش یا دماغی توازن کھونے والے محرم کو تمام احکام حج ادا کرائے۔ بعض اوقات یوں بھی ہوجاتا ہے کہ ایک عازم حج نے جب خود احرام باندھا تو وہ نارمل حالت میں تھا۔ اس نے نیت حج بھی کی اور تلبیہ بھی پڑھا لیکن اس کے بعد وہ دماغی توازن کھوبیٹھا یا نیم پاگل ہوگیا۔ تو ایسی حالت میں اس کے لئے احکام حج وہی ہوں گے جو ایک بے ہوش عازم حج کے لئے ہیں جو احرام باندھنے کے بعد بے ہوش ہوگیا ہو ایسی صورت میں اس کے رشتہ داروں یا گروپ ممبران کو چاہئے کہ اسے عرفات ساتھ لے کر جائیں اور ساتھ ہوکر طواف زیارت کرائیں انشاء اللہ اس کا حج ہوجائے گا طواف زیارت کراتے وقت اس کے عزیز یا ساتھی کو اس کی طرف سے نیت کرنا ضروری ہے۔ البتہ ایک بات نابالغ محرم سے مختلف ہوگی یعنی اگر مجنون‘ نیم پاگل شخص حالت احرام میں ممنوعات احرام سے نہیں بچ سکے گا یعنی کسی غلطی کا مرتکب ہوگیا تو اس پر بھی وہی جزاء واجب ہوگی جو عقل والے محرم پر ہوگی البتہ دم یا صدقہ وغیرہ کی ادائیگی اس وقت کی جائے گی جب اس کی وہ بیماری دور ہوجائے گی۔

●●

(بقیہ حج)

سلام پیش کریں، پھر جنہوں نے کہا تھا ان کی طرف سے سلام پیش کریں، ان الفاظ میں "اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں آپ کی خدمت میں سلام پیش کر رہے تھے قبول فرمالیجئے اور شفاعت کے طلب گار تھے ان کی سفارش فرمالیجئے۔" اس کے بعد داہنے طرف ذرا سا ہٹ کر دوسرے دائرہ کے سامنے کھڑے ہو کر خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کریں، اس کے بعد داہنی طرف ذرا سا ہٹ کر تیسرے دائرے کے سامنے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کریں۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان آکر دونوں پر اجتماعی سلام پیش کریں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر سلام پیش کریں۔ جتنے دن رہیں روزانہ ہر نماز کے بعد یا کم از کم دوبار ضرور سلام پیش کریں۔ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ اہتمام سے ادا کریں، ریاض الجنہ میں نوافل ادا کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محراب مبارکہ، منبر مبارکہ، ستون عائشہ، ستون علی، ستون وفود، ستون توبہ، ستون جبریل وغیرہ کے پاس نوافل ادا کریں، جنت البقیع میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سلام پیش کرنے کے لئے جائیں، مسجد قبا میں نوافل ادا کرنے جائیں، سبعہ مساجد، مسجد قبلتین، مسجد جمعہ، بیر علی، بیر عثمان کی زیارت کریں، زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریں، مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف میں حطیم، مقام ابراہیم، پرنالے کے نیچے اور زمزم کے پاس نوافل ادا کریں۔ جنت المعلیٰ میں جاکر حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سلام پیش کریں، غار حرا، غار ثور کی زیارت کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش گاہ کی زیارت کریں، غرض حج کے سفر کو مبارک بنانے کے لئے تمام مقدس مقامات کا حق ادا کریں، اللہ تعالیٰ حج کی عبادت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین) ○

○ عیش پسندی سے بچو اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پسند نہیں ہوتے۔

○ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھو، اپنے گناہوں کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔

○ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمل علم کو آواز دیتا ہے، پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہر جاتا ہے ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔"

○ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

○ قیامت کے بعد بدترین حالت اس شخص کی ہوگی جس نے دنیا کی خاطر آخرت تباہ کر ڈالی۔

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
ستارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۳۵۰۸۰

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۳۵۵۷۳۰

Ph : 7512251
AJ
Al-Abdullah Jewellers
العَبدُاللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi.

حج......اسلام کا بنیادی رکن

مفتی محمد جمیل خان

حج اسلام کے اہم اور بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر مسلمان صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت کا اعلان اس انداز میں فرمایا ہے:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جس شخص کو وہاں پہنچنے کی استطاعت ہو' اور جس نے انکار کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔"

نبی اکرم ﷺ کی احادیث شریف بھی اس کی فرضیت کا اعلان فرمارہی ہیں:

○ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا پس تم حج کرو۔"

○ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ۱-اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (آخری) رسول ہیں' ۲-نماز پڑھنا ۳-زکوۃ دینا' ۴-بیت اللہ شریف کا حج کرنا' ۵-روزے رکھنا۔"

○ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں اور سوال کیا کہ میرے والد پر بڑھاپے کی حالت میں حج فرض ہوا ہے اور وہ خود اس فریضہ کو ادا نہیں کرسکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں تم ان کی طرف سے ادا کرو۔ (حج فرض نہ ہوتا تو آپ فرمادیتے کہ کوئی ضرورت نہیں)۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک امت کا اس پر اجماع رہا ہے کہ حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور اس کی ادائیگی صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ حج فرض ہونے کے علاوہ اپنے اندر بے شمار فضائل اور انعامات رکھتا ہے جو اس کے ادا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں:

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارکہ نقل فرماتے ہیں "عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کی جزا جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔"

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور بری باتوں اور گناہوں کے کاموں سے دور رہتا ہے تو وہ ایسا گناہوں سے پاک ہوکر لوٹتا ہے' جیسے کہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔"

○ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دفعہ صفا کے قریب تشریف فرما تھے آپ نے دیکھا کہ یمن کی ایک جماعت آئی' انہوں نے عمرہ کا طواف کیا اور پھر صفا مروہ کی سعی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے' آپ نے پوچھا' کوئی غرض' تجارت یا عزیز رشتہ داروں سے ملاقات' کہا نہیں۔ فرمایا سابقہ تمام گناہ معاف اب نئے سرے سے اعمال شروع کرو۔

ویسے تو بیت اللہ شریف کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے فرمائی تھی اور اس زمانہ سے حج شروع ہوگیا تھا لیکن زمانے کی گردش نے بیت اللہ کے نشانات کو ختم کردیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے شمار قربانیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کا حکم دیا۔ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے جگہ کی نشاندہی فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام معمار بنے' حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مزدور کی حیثیت سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی معاونت فرمائی۔ بیت اللہ شریف کی تعمیر کے بعد آپ نے دعا فرمائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ دنیا والوں کے لئے حج کا اعلان فرمادیں۔ روایات کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس ندا اور اعلان حج کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے ذریعہ اس وقت موجود تمام انسانوں کے کانوں تک پہنچا دیا۔ اس طرح اس وقت سے لیکر قیامت تک جن ارواح کو اس دنیا مین آنا تھا ان تک بھی اللہ تعالیٰ نے اس اعلان حج کو پہنچادیا۔ جن خوش قسمت لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس آواز کو توجہ

کے ساتھ سن کر جواب دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں حج مقرر کردیا' بلکہ جتنی مرتبہ جواب دیا اتنی مرتبہ بیت اللہ شریف کی حاضری مقرر کی۔ جس طرح حج ادا کرنے والوں کے لئے فضیلت ہے اسی طرح اس کو ترک کرنے اور بے اعتنائی برتنے والوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید فرمائی ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا شدید مرض نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا تو چاہے وہ یہودی ہوکر مرے یا عیسائی ہوکر مرے۔" حج زندگی میں ایک مرتبہ ہر اس مسلمان عاقل و بالغ شخص پر فرض ہے جس کے پاس اتنی استطاعت ہو کہ وہ مکہ مکرمہ آنے جانے کے اخراجات ادا کرسکتا ہو اور اپنی اس غیر موجودگی میں اپنے اہل و عیال کے لئے اخراجات دے سکتا ہو۔ فریضہ حج اپنے اخراجات سے یا کسی اور کے اخراجات سے ادا کرلیا تو حج کا فریضہ ادا ہوجائے گا دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر والدین میں سے کوئی حج ادا کئے بغیر فوت ہوجائے تو اولاد کے لئے بہتر ہے کہ ان کی طرف سے حج بدل کے ذریعے اس فریضہ کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ حج کی فرضیت کا انکار کرنا کفر اور اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

حج کی ادائیگی سے پہلے نیت کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ نیت میں ذرا سی خرابی اس حج کو ضائع کردے گی۔ حج کرنے کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی' بیت اللہ شریف کی زیارت اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہو۔ دکھاوا' نام و نمود یا حاجی کہلانا' یا عزیزوں نے حج کیا اس لئے حج کرتے ہیں وغیرہ کی نیت نہ ہو۔ دوران حج ہر قسم کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے۔ حج تین طریقوں سے ادا کیا جاتا ہے۔

۱- حج قران
۲- حج تمتع
۳- حج افراد

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حج قران سب سے افضل ہے۔ امام شافعی اور دیگر ائمہ کے یہاں حج تمتع افضل ہے' حج قران میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی جاتی ہے۔ حج تمتع میں پہلے عمرہ کی اور حج کے وقت حج کی نیت کی جاتی ہے اور حج افراد میں صرف حج ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس کی نیت کی جاتی ہے۔ عازمین حج اپنے اپنے ملک کے طریقہ کے مطابق بیت اللہ شریف روانگی کا اہتمام کریں گے۔ پاکستان میں وزارت مذہبی امور کے تحت حاجیوں کو پشاور' اسلام آباد' لاہور' ملتان' سکھر' کوئٹہ اور کراچی کے حاجی کیمپوں سے روانہ کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ تاریخ سے ۲ دن پہلے حاجی کیمپ بلا کر پاسپورٹ' ٹکٹ' کرنسی وغیرہ دی جاتی ہے اور آٹھ گھنٹے پہلے ایئرپورٹ پر پی آئی اے' سعودی ایئرلائن کے ذریعے بورڈنگ کارڈ جاری کرکے روانہ کیا جاتا ہے۔ دیگر ممالک میں بعض ملکوں میں حکومتی انتظامات کے تحت اور بعض ممالک میں مسلمانوں کی حج کمیٹیوں اور بعض ممالک میں مسلمان انفرادی طور پر سفر کا اہتمام کرتے ہیں۔ تمام صورتوں میں بہتر طریقہ یہی ہے کہ گھر سے احرام باندھ لیا جائے تاکہ اس مبارک موقع پر گھر والے بھی دعا میں شریک ہوجائیں' ورنہ ایئرپورٹ پر یا میقات آنے سے پہلے احرام باندھا جاسکتا ہے۔ جہازوں میں میقات آنے کی جگہ کا اعلان کرتے ہیں۔ عازمین حج اس طرح نیت کریں گے' حج تمتع کرنے والے اس طرح نیت کریں گے "غسل کرکے احرام کی دو چادریں پہن کر دو رکعت نماز سر ڈھانپ کر ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھیں۔" اس کے بعد یہ الفاظ ادا کریں "اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں' اے اللہ! اس کو آسان فرما اور قبول فرما' اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ ان الفاظ میں پڑھیں گے۔"

لبیک اللھم لبیک' لبیک لاشریک لک لبیک'
ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک

حج قران والے اس طرح نیت کریں گے "اے اللہ! میں عمرہ اور حج کی ادائیگی کا ارادہ کرتا ہوں' اے اللہ! اسکو آسان فرما اور قبول فرما۔" اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔

حج افراد والے اس طرح نیت کریں گے "اے اللہ! میں حج کرنے کا ارادہ کرتا ہوں' اے اللہ! اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔" اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔

عورتیں ایسا لباس پہنیں گی جس سے ان کا پورا جسم سوائے چہرہ' ہتھیلیوں اور پاؤں کے چھپ جائے۔ چہرہ کا پردہ حج کے دوران بھی ہے لیکن اس انداز میں کہ چہرہ پر کپڑا نہ لگے۔ جدہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا پہلا زینہ ہے۔ وہاں اتر کر سعودی قوانین کے مطابق امیگریشن اور کسٹم وغیرہ سے فارغ ہوکر مکہ مکرمہ روانگی ہوگی۔ راستہ میں ایک "رحل" بنی ہوئی ہے۔ یہاں سے حدود حرم کا آغاز ہوجاتا ہے' بعض علماء کرام کے نزدیک اس حدود ہی سے ایک لاکھ گنا ثواب کا اضافہ ہوجاتا ہے' اس لئے اب اور زیادہ دل میں محبت اور لگن پیدا کرنی چاہئے دوران سفر لبیک کا ترانہ مرد حضرات زور' زور سے اور عورتیں آہستہ آہستہ بہت زیادہ پڑھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ ترانہ حج بہت زیادہ پسند ہے۔ تھوڑی دیر بعد مکہ مکرمہ کی حدود شروع ہوں گی۔ بیت اللہ شریف کے مینارے نظر آئیں گے' ان کو دیکھ کر خوب دعائیں کریں' گاڑیاں

سیدھی معلم کے دفتر میں اتاریں گی' معلم وغیرہ کے امور نمٹا کر اپنی رہائش گاہ پر آجائیں اور سامان وغیرہ رکھیں' اس کے بعد اطمینان سے کسی پرانے واقف کار کے ساتھ عمرہ یا ارکان حج کی ادائیگی کے لئے بیت اللہ شریف کی طرف جائیں۔ بیت اللہ شریف کا جو دروازہ گھر کے قریب ہو وہاں سے داخل ہوجائیں' باب السلام سے داخل ہونا مسنون ہے۔ جیسے ہی دروازے سے داخل ہوں گے تو بیت اللہ شریف پر نگاہ پڑے گی یہاں پر خوب رورو کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں' یہاں دعا قبول ہوتی ہے' بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ دعا مانگی جائے "اے اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنادے۔"

دعا سے فارغ ہوکر بیت اللہ شریف کی طرف وقار سے روانہ ہوں' بیت اللہ شریف کے قریب پہنچ کر اپنے احرام کی اوپری چادر کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال دیں اور داہنا کندھا ننگا رکھیں۔ عورتیں اپنی اسی حالت میں ہی رہیں گی۔ حج کی اصطلاح میں اس کو اضطباع کہتے ہیں' اس کے بعد حجر اسود کی طرف آئیں' حجر اسود کی سیدھ میں بیت اللہ شریف کے فرش پر ایک براؤن رنگ کی لکیر بنی ہوئی ہے' اس کے قریب پہنچ کر بیت اللہ شریف کا رخ کریں اور نیت کریں' حج تمتع اور قران والے' عمرہ کے طواف اور افراد والے طواف قدوم کی نیت کریں گے۔ "اے اللہ! میں بیت اللہ کے طواف کے سات چکر کی نیت کرتا ہوں' اے اللہ اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔"

اس کے بعد اس لکیر پر کھڑا ہوکر اپنا رخ حجر اسود کی طرف کریں اور تکبیر تحریمہ کی طرح اپنے ہاتھ کندھوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو۔ اس کے بعد "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو چوم لیں اور ایڑھیوں کے بل گھوم کر بیت اللہ شریف کا طواف شروع کردیں۔ طواف کے دوران بایاں کندھا بیت اللہ شریف کی طرف رہے گا' سینہ اور کمر کسی صورت میں بیت اللہ شریف کی طرف نہ ہو' جس جگہ ایسا ہوگیا تو اتنی جگہ طواف میں شامل نہیں ہوگی۔ طواف کے دوران جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھیں ورنہ تیسرا کلمہ پڑھتے رہیں' اردو میں دعائیں مانگیں' صرف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ربنا آتنا والی دعا پڑھنا مستحب ہے۔ حجر اسود پر پہنچ کر ایک چکر مکمل ہوگا' اب اسی طرح "استلام" کریں جس طرح نیت کرتے وقت کیا تھا۔ بغیر حجر اسود کی طرف مڑے ہوئے ہاتھ کا اشارہ کرکے بھی استلام کرسکتے ہیں' مڑنے کی صورت میں پھر ایڑھیوں کے بل گھوم کر دوسرا چکر شروع کرنا ہوگا' سات چکر مکمل ہونے پر طواف مکمل ہوگا۔ طواف مکمل کرکے مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز پڑھیں' یہ واجب طواف ہے' اگر مکروہ وقت ہو' یعنی فجر کے بعد سے لیکر طلوع آفتاب تک' زوال کا وقت' عصر کے بعد سے لیکر مغرب تک تو یہ مقام ابراہیم کی دو رکعتیں دوسرے وقت میں ادا کریں۔ مقام ابراہیم کے بعد اگر رش نہ ہو تو ملتزم پر آکر خوب دعائیں مانگیں' ملتزم اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ کو کہا جاتا ہے۔ حجر اسود سے لیکر بیت اللہ شریف کے دروازے تک کا حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔ اس جگہ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے سینہ کو دیوار سے چپکا کر اپنے ہاتھوں کو اوپر کرکے دیوار کعبہ پر رکھ کر رو رو کر خوب دعائیں کریں۔ آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں' ملتزم سے فارغ ہوکر بیت اللہ کے دروازے کے سامنے کی طرف زمزم ہے' تین طرف دیواریں اور ایک طرف سیڑھیاں ہیں' ایک حصہ عورتوں کے لئے ایک حصہ مردوں کے لئے' اس میں جاکر خوب زمزم پئیں۔ حدیث شریف کے مطابق تین مرتبہ پیٹ بھر کر زمزم پینا سنت ہے۔ اس کے بعد اوپر آکر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کرکے خوب دعائیں مانگیں' زمزم سے فارغ ہوکر صفا کی طرف جاتے ہوئے حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہوکر استلام کریں اور پھر صفا کی طرف روانہ ہوجائیں۔ اور مروہ کے درمیان ایک بڑا سا برآمدہ بنایا ہوا ہے ایک طرف سے مروہ کی طرف جاتے ہیں اور دوسری طرف مروہ سے صفا کی طرف آتے ہیں۔ صفا کی طرف اتنا اوپر چڑھیں کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے۔ بیت اللہ شریف کی طرف رخ کرکے دعائیں کریں اور نیت کریں "اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں' اے اللہ آسان فرما اور قبول فرما۔" شروع کرتا ہوں وہاں سے جہاں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شروع کیا ہے "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔" حج تمتع اور قران والے عمرہ کی سعی اور حج افراد والے حج کی سعی کی نیت کریں گے۔ اس کے بعد مروہ کی طرف روانہ ہوجائیں درمیان میں سبز ستون آئیں گے' ان سبز ستونوں کے درمیان مرد حضرات دوڑیں گے۔ مروہ پر پہنچ کر پھر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کرکے دعائیں کریں گے اور پھر صفا کی طرف دوسرا چکر شروع کریں گے۔ دوسرا چکر صفا پر تیسرا چکر مروہ پر چوتھا چکر صفا پر پانچواں چکر مروہ پر چھٹا چکر صفا پر اور ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ اس طرح سعی مکمل ہوگی۔ سعی مکمل ہونے کے بعد حج تمتع والے حلق (سر کے پورے بال منڈانا) یا قصر (سر کے چوتھائی بال کٹوانا) کراکر احرام اتار کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوجائیں گے۔ حج قران اور حج افراد والے حلق یا قصر نہیں کرائیں گے' بلکہ اسی احرام سے حج کے ارکان ادا کریں گے۔ آٹھ ذی الحجہ تک اب حجاج کرام فارغ ہیں' طواف کریں' نمازیں پڑھیں' مکہ مکرمہ کے

مقدس مقامات کی زیارت کریں۔ آٹھ ذی الحجہ کی صبح یا سات ذی الحجہ کو حج تمتع والے حج کا احرام باندھیں گے اور حج کی نیت کریں گے۔ غسل کرکے احرام کی چادریں پہن کر اور عورتیں احرام کا لباس پہن کر بیت اللہ شریف میں دو رکعت نماز ادا کرکے نیت کریں' گھر میں بھی نیت کی جاسکتی ہے۔ "اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔" اس نیت کے بعد تین دفعہ تلبیہ پڑھیں۔

اس کے بعد نفلی طواف کرکے اگر حج کی سعی پہلے کرنا چاہیں تو حج کی سعی کریں افضل یہ ہے کہ طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کریں۔ معلم والے سات ذی الحجہ کی شام سے ہی منیٰ کی طرف حجاج کرام کو منتقل کرنا شروع کردیتے ہیں۔ افضل وقت آٹھ ذی الحج کی صبح طلوع آفتاب کے بعد منیٰ کی طرف جانا ہے اور ظہر سے پہلے پہلے منیٰ پہنچنا ہے' اس لئے انتظامات کے مطابق من کے لئے روانہ ہوجائیں۔ آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنی ہے اور عرفات کی عبادت کے لئے تیاری کرنی ہے۔ اس دوران عبادت کریں کریں' حج کے مناسک ایک دوسرے کو سکھائیں۔ رات کو تہجد وغیرہ ادا کریں۔

۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز ادا کرن بعد سے عرفات کے میدان کی طرف روانگی شروع ہوجائے گی اور اکثر حجاج کرام زوال سے پہلے عرفات کے میدان پہنچ جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کے وقت سے پہلے عرفات میں داخل ہوگئے تھے' اس لئے فجر کی نماز ادا کرکے میدان عرفات جانے کی تیاری شروع کردیں۔ یہ حج کا سب سے اہم رکن وقوف عرفہ ہے' اور اسی پر حج موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ عرفات کے میدان کا منظر فرشتوں کے سامنے فخر سے دکھا کر اعلان فرماتے ہیں کہ "میں نے ان حجاج کرام کو بخش دیا ان کو بھی بخش دیا جن کی یہ حجاج کرام سفارش کریں گے۔" ظہر سے لے کر دس ذی الحجہ کی طلوع فجر تک کا وقت وقوف عرفہ کا وقت ہے کوئی شخص احرام کی حالت میں اس دوران ایک لمحہ کے لئے بھی یہاں سے گزر جائے تو حاجی بن جاتا ہے۔ اس کا اصل وقت ظہر سے لے کر مغرب تک کا ہے۔ اس وقت کی سب سے زیادہ قدر کرنی ہے اور ظہر سے لیکر مغرب تک کھڑے ہوکر دعائیں کرنی ہیں۔ سب سے مبارک جگہ جبل رحمت کے قریب ہے' کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل رحمت کے قریب وقوف عرفہ کیا تھا اور مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر اکٹھی ادا کرکے خطبہ حج دیا تھا پھر مغرب تک کھڑے ہوکر دعائیں فرماتے رہے۔ اس لئے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زوال کے قریب پہنچ کر جو حجاج کرام مسجد نمرہ یا جبل رحمت کے قریب جانا چاہتے ہوں وہ وہاں چلے جائیں۔ باقی حجاج کرام اپنے اپنے خیموں میں عبادت اور دعاؤں کی تیاری شروع کردیں۔ پانی اگر ہو تو پانی بہالیں' اپنے اپنے خیموں میں جماعت کا اہتمام کریں' زوال کا اعلان ہوتے ہی ضروریات سے فارغ ہوکر نماز کی تیاری کریں۔ مسجد نمرہ والے ظہر اور عصر ساتھ ادا کریں گے لیکن اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھنے والے ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کریں گے۔ ظہر کی نماز پڑھ کر قبلہ رخ ہوکر کھڑے ہوجائیں اور خوب دعائیں مانگیں مناجات مقبول۔ درود شریف کی کتابیں وغیرہ سے دعائیں اور درود شریف پڑھیں' ۱۰۰ مرتبہ چوتھا کلمہ' سو مرتبہ سورۃ اخلاص' سو مرتبہ درود ابراہیمی کا پہلا حصہ پڑھیں کیونکہ حدیث شریف کے مطابق اس کے پڑھنے والے کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے ہیں۔ اردو میں یا اپنی زبان میں دعائیں مانگیں' خوب روئیں' بچوں کی طرح بلک بلک کر خدا سے مانگیں۔ مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے کھلے آسمان تلے میدان میں رو رو کر اپنے ساتھیوں سمیت اجتماعی دعائیں مانگیں۔ مغرب تک دعاؤں کا یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ مغرب ہوتے ہی وقوف عرفہ کا وقت ختم ہوگیا۔ اب مزدلفہ روانگی کی تیاری کریں' بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے اور بسوں میں پہلے جگہ حاصل کرنے کے لئے عصر کے وقت سے پہلے ہی بسوں میں سوار ہوجاتے ہیں وہ اپنا بڑا نقصان کرتے ہیں۔ سب سے قیمتی وقت مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے کا ہے' اس کو ضائع نہ کریں مغرب سے پہلے بسیں نہیں چلیں گی اس لئے کوئی فائدہ نہیں' مغرب ہوتے ہی مزدلفہ کی طرف روانہ ہوجائیں۔ مغرب کی نماز عشاء کے ساتھ ملاکر مزدلفہ میں ادا کرنی ہے۔ اس لئے مغرب کے بعد روانہ ہوں' رات کو جس وقت بھی مزدلفہ پہنچیں پہلے مغرب کی نماز ادا کریں اور پھر عشاء کی نماز ادا کریں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر آرام کرکے تہجد کے لئے اٹھ کر تہجد پڑھ لیں اور خوب دعائیں کریں' آج کی رات کو بعض علماء کرام نے شب قدر سے بھی زیادہ قیمتی قرار دیا ہے۔ فجر کی نماز ادا کرکے قبلہ رخ کھڑے ہوکر وقوف مزدلفہ کریں اور پھر شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں چن لیں' پچاس ساٹھ کے قریب کنکریاں تینوں دن کے لئے لے لیں' پھر منیٰ کی طرف روانہ ہوجائیں' منیٰ پہنچ کر خیموں میں سامان وغیرہ رکھ دیں اور اس کے بعد آج ۱۰ ذی الحجہ کو سب سے پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں مار کر "رمی" کا واجب ادا کرنا ہے۔ شروع میں بہت ہجوم ہوتا ہے' صبح سے لیکر مغرب تک مستحب وقت ہے اور دوسرے دن کی طلوع صبح صادق تک اس کا وقت باقی ہے' اس لئے عورتیں اور ضعیف اور کمزور لوگ عصر کے بعد یا عشاء کے بعد رمی کرلیں' جوان مغرب سے

پہلے پہلے کرلیں‘ رمی کے لئے آج بڑے شیطان کو سات کنکریاں اس طرح ماریں کہ شیطان کے اردگرد رہتے ہوئے دائرے کے اندر کنکریاں گر جائیں۔ اس کے بعد حج افراد والے حلق اور قصر کراکر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوجائیں گے۔ حج قران اور تمتع والے پہلے قربانی کریں گے‘ رمی کرتے ہی خود یا اپنے کسی ساتھی کو قربانی کے لئے بھیج دیں۔ بینکوں کے ذریعے قربانی کرنے میں مشکل یہ ہے کہ پتہ نہیں کہ وہ کب ہوئی ہے اور قربانی کس نے کی اس لئے بہتر یہ ہے کہ خود قربانی کریں‘ قربانی کی اطلاع ملتے ہی حلق اور قصر کراکر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوجائیں۔ عید کے نئے کپڑے پہن لیں‘ حجاج کرام پر عید کی نماز معاف ہے۔ اس کے بعد طواف زیارت کے لئے بیت اللہ شریف چلے جائیں‘ طواف زیارت دس ذی الحجہ سے لیکر ۱۲ ذی الحجہ کے دن مغرب کا وقت داخل ہونے تک ادا کیا جاسکتا ہے اس لئے کسی بھی وقت سہولت کے ساتھ ادا کرلیں۔ ۱۱ ذی الحجہ کے زوال کے وقت تک آپ نے کوئی رکن ادا نہیں کرنا‘ اس لئے انفرادی طور پر عبادت کرتے رہیں‘ ۱۱ ذی الحجہ کے دن زوال ختم ہوتے ہی رمی کا وقت شروع ہوجائے گا۔ آج تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔ اس کا وقت ۱۲ ذی الحجہ کے دن طلوع صبح صادق تک ہے۔ اس لئے جب وقت ملے ادا کرلیں‘ پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور تھوڑا ہٹ کر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کرکے دعا کریں‘ پھر درمیانے شیطان کو اسی طرح مار کر دعا کریں‘ پھر بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں۔ ۱۲ ذی الحجہ کی رمی کا وقت بھی زوال کے بعد سے لیکر دوسرے دن صبح صادق تک ہے‘ اس میں بھی پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانے شیطان کو اور پھر بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں گے‘ اس طرح حج کے پانچ دن کے مناسک ادا ہوگئے۔ اب جو لوگ جلدی واپس جارہے ہیں وہ حج کا آخری رکن طواف وداع ادا کرکے واپسی کے سفر پر روانہ ہوجائیں گے اور جو لوگ تاخیر سے واپس ہوں گے وہ طواف وداع آخری دن تک ادا کرسکتے ہیں۔

حج کا سفر کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حج کی تکمیل اور قبولیت حج کی شرائط میں سے ہے اور یہ امت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔ ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ‘ امام شافعی‘ امام مالک‘ امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ اور اہم عبادت قرار دیا ہے‘ اس لئے ہر حاجی کے لئے اس کو لازمی قرار دیا۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے میری قبر اطہر کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔“ ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میری قبر مبارک کی زیارت کی میرے لئے لازمی ہوگیا کہ میں اس کی شفاعت کروں۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں تسلسل کے ساتھ ادا کیں میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا‘ ایک روایت میں ہے کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت کے لئے نہیں آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ بہرحال تواتر امت سے یہ ثابت ہے کہ حج ادا کرنے والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری دیں اور چالیس نمازیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کریں اس لئے جن حجاج کرام کے پاس پہلے وقت ہو وہ حج سے پہلے اور جن کے پاس پہلے وقت نہ ہو وہ حج کے بعد روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے مدینہ طیبہ کا سفر کریں۔ سفر کا آغاز ہوتے ہی درود شریف کی کثرت کریں‘ راستہ میں جو مبارک مقام آئے اس کی زیارت کریں‘ مدینہ طیبہ کی حدود آتے ہی دعا پڑھیں ”اے اللہ! یہ آپ کا اور آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم ہے اس کو میرے لئے جہنم سے بچانے والی ڈھال بنادیجئے“ اس کے بعد گھر پہنچ کر سامان وغیرہ رکھ کر اچھی طرح غسل کرکے اپنا سب سے بہترین لباس پہن لیں‘ خوب خوشبو وغیرہ لگائیں اور اس کے بعد صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے لئے وقار و احترام سے درود شریف پڑھتے ہوئے باب جبریل سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوں‘ اگر ادھر رش ہو تو کسی بھی دروازے سے داخل ہوجائیں اور ریاض الجنۃ میں یا مسجد نبوی کے کسی حصے میں دو رکعت نماز تحیۃ المسجد اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرکے خوب دعائیں مانگیں اور دل کو گناہوں سے پاک کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کا تصور کرکے روضہ مبارکہ کے سرہانے کی طرف سے سلام کے لئے حاضری کے لئے روانہ ہوں۔ جالی مبارکہ کے قریب پہنچ کر اور مئودب ہو جائیں‘ نظریں نیچی کرلیں۔ درمیانی جالی میں تین دائرے بنے ہوئے ہیں‘ پہلا دائرہ سب سے بڑا ہے‘ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ کی نشاندہی ہوتی ہے‘ اس کے سامنے چند گز دور ہوکر ادب کے ساتھ کھڑے ہوجائیں اور سلام پیش کریں۔ ستر مرتبہ ”صلی اللہ علیک وسلم یا سیدی یا رسول اللہ“ پڑھیں۔ اسی طرح دیگر طریقوں سے سلام پیش کریں جتنا وقت دل لگے سلام پیش کرتے رہیں‘ اپنے گناہوں کی معافی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ طلب کریں‘ اور پھر والدین‘ بہن‘ بھائیوں کی طرف سے

دانت دُرست "تَن" دُرست

دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی صحت کے لیے انتہائی موثّر نباتاتی

مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

اچھی صحت کا دارومدار صحت مند دانتوں پر ہے۔ اگر دانت خراب ہوں یا عدم توجہی کے باعث گر جائیں تو انسان دُنیا کی بہت سی نعمتوں اور لذتوں سے لُطف اندوز نہیں ہوسکتا۔ زمانۂ قدیم سے صحتِ دندان کے لیے انسان درختوں کی شاخیں بطور مسواک استعمال کرتا آیا ہے۔ ہمدرد نے تحقیق و تجربات کے بعد دار چینی، لونگ، الائچی اور صحتِ دہن کے لیے دیگر مفید نباتات کے اضافے کے ساتھ "مسواک ٹوتھ پیسٹ" تیار کیا ہے جو دانتوں کو صاف اور سفید رکھنے کے ساتھ مسوڑھوں کو بھی مضبوط، صحت مند اور محفوظ رکھتا ہے۔

سارے گھر کا ٹوتھ پیسٹ
مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ
مسواک کے قدرتی خواص صحتِ دنداں کی مضبوط اساس

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

Adarts-HMPT-22/95

REGD. NO. SS-160

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ اور حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ کی اپیل

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے
○ یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
○ تبلیغ و اقامت دین خصوصاً "عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ امتیاز ہے۔
○ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
○ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
○ صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
○ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
○ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
○ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور درد مندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر 9-487 میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا، بکری ایک سال۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

○ قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ ○ خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ ○ کان قدرتاً "بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کے ابتدا ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔ ○ گائے بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کر دے تو بھی جائز ہے۔ ○ سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے قبلہ رو لٹائے تو یہ دعا پڑھے :

انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان
صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ○

○ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما السلام

○ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔ ○ حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری، مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہو گی۔ ○ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا تو اس کا کھانا حرام ہو گا۔ ○ قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔ ○ قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہئے۔ ○ ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

○ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں سے مشابہت ہو جائے۔ ○ نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔ ○ ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان شہر فون : 514122
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون : 7780337